THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, the March 04, 2024
(335th Session)
Volume I, No. 07
(Nos. 01-10)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad
Volume I SP.I(07)/2024
No. 07 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Point of Public Importance raised by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen regarding last night police raid at the house of presidential nominee Mehmood Khan Achakzai in Quetta 2
    - Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen 2
    - Senator Abida Muhammad Azeem 3
    - Senator Muhammad Tahir Bizinjo 4
3. Leave of Absence 4
4. Introduction of [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023] 9
5. Introduction of [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2023] ... 10
6. Introduction of [The Factories (Amendment) Bill, 2023] 11
7. Introduction of [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2023] 12
8. Introduction of [The Payment of Wages (Amendment) Bill, 2023] 13
9. Introduction of [The Pakistan Integrity in Public Life Bill, 2024] 13
10. Consideration and Passage of [The Anti-Rape Investigation and Trial (Amendment) Bill, 2022] 14
11. Consideration and passage of The Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme Bill, 2023] 16
12. Consideration and passage of The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023] 19
13. Consideration and passage of the [The Islamabad Capital Territory Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition Bill, 2023] 21
14. Consideration and passage of [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2024] 24
15. Consideration and passage of [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2023] 28
16. Point of Public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed, regarding police raid on the house of Mehmood Khan Achakzai 31
17. Resolution moved by Senator Afnan Ullah Khan expressing serious concerns against massacre of Palestinians during aid delivery in Gaza .. 33
    - Senator Palwasha Mohammed Zai Khan 35
    - Senator Faisal Javed 36
    - Senator Kamran Murtaza 39
    - Senator Aon Abbas 40
    - Senator Khalida Ateeb 42
    - Senator Taj Haider 43
    - Senator Mohsin Aziz 45
    - Senator Muhammad Humayun Mohmand 47
    - Senator Robina Khalid 49
    - Senator Kamil Ali Agha 51

- Senator Saifullah Abro 54
- Senator Mushtaq Ahmed.. 59
- Senator Naseebullah Bazai 62
- Senator Seemee Ezdi 63
- Senator Naseebullah Bazai 66
- Senator Danesh Kumar 66
- Senator Syed Waqar Mehdi.. 68

18. Consideration and passage of [The National Excellence Institute Bill, 2024] 69
19. Point of Order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding decision of the Election Commission of Pakistan about reserved seats of Sunni Ittehad Council for the National and Provincial Assemblies 71

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Monday, the March 04, 2024

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at three in the afternoon with Mr. Deputy Chairman (Mirza Muhammad Afridi) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَلَا تَشْتَرُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۭ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ
﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۭ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً
طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٧﴾

ترجمہ : اور اللہ سے جو عہد کیا ہے، اس کو مت بیچو اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت نہ لو کیونکہ ایفائے عہد کا جو صلہ اللہ کے ہاں مقرر ہے اگر سمجھو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے، وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے، کبھی ختم نہیں ہوگا اور جن لوگوں نے صبر سے کام لیا، ہم ان کو ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے۔ جو شخص اچھا کام کرے گا مرد ہو یا عورت وہ مومن بھی ہوگا۔ تو ہم اس کو دنیا میں پاک اور آرام کی زندگی سے زندہ رکھیں گے اور اس دنیا میں ان کے اعمال کا نہایت اچھا صلہ دیں گے۔

سورۃ النحل (آیات نمبر 95تا97)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سینیٹر صاحبان! براہ مہربانی بیٹھ جائیں۔ میں پہلے agenda لے لوں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر سردار محمد شفیق ترین۔

Point of Public Importance raised by Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen regarding last night police raid at the house of presidential nominee Mehmood Khan Achakzai in Quetta

Senator Sardar Muhammad Shafiq Tareen

سینیٹر سردار محمد شفیق ترین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! کل رات کواری روڈ، کوئٹہ میں ہمارے پارٹی کے چیئرمین محمود خان اچکزئی جو ہمارے صدارتی امیدوار بھی ہیں، ان کے گھر پر چھاپہ مارا گیا اور ان کے گھر کو محاصرے میں بھی لیا گیا۔ ان کے محافظ کو بھی اٹھا کر لے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہماری پارٹی کے دوسرے کارکن حاجی نصیب اللہ اچکزئی کے ٹیوٹا کمپنی کار شوروم کو سیل کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد پولیس والے ان کے ایئرپورٹ پر واقع پٹرول پمپ پر گئے ہیں اور اسے بھی سیل کیا گیا ہے۔ محمود خان اچکزئی صاحب نے پارلیمنٹ میں ایک دن پہلے جو تقریر کی، اس میں انہوں نے آئین، قانون اور پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کی، وہ تقریر کسی سے ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ ان کی تقریر کے بعد پولیس کو یاد آیا کہ زمین کے قبضے کا مسئلہ ہے اور دیگر مسائل ہیں جبکہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ سارے ڈرامے ہیں۔ ہمارے چیئرمین کے خلاف انہوں نے جان بوجھ کر کارروائی کی ہے۔ اس کی ہم شدید مذمت کرتے ہیں اور تمام پارٹیوں سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ اس احتجاج میں ہمارا ساتھ دیں۔ یہ ایک ایسا قدم اٹھایا گیا ہے کہ کوئی جمہوریت کی بات نہ کرے۔ اگر کوئی آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی اور جمہوریت کی بات کرے تو اس کے خلاف چھاپے اور کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے خود صدارتی انتخابات کو متنازع بنایا ہے۔ جب پیپلز پارٹی کی تحریک چلی تو محمود خان اچکزئی صاحب ان کے ساتھ تھے۔ جب نواز شریف کی تحریک چلی، تب بھی ہماری پارٹی اور ہمارے قائد مسلم لیگ (ن) کے ساتھ تھے۔ آج جب ہم نے الیکشن اور پارلیمنٹ کی بات کی، جب ہم نے یہ کہا کہ الیکشن میں جو جیتا ہے، عوام کا مینڈیٹ اس کے حوالے کیا جائے تو یہ بات کسی کو ہضم

نہیں ہو رہی ہے۔ اس پر ہم احتجاج کر رہے ہیں۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔ آپ اس پر رپورٹ منگوائیں اور ان کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ ہماری تمام پارٹیوں اور ایوان میں موجود تمام دوستوں سے یہ گزارش ہوگی کہ اس کے خلاف آواز اٹھائیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ اگر کسی نے بات کی تو اس کے گھر پر چھاپے پڑیں گے۔ آج محمود خان اچکزئی صاحب نے قومی اسمبلی میں دوبارہ اپنی تقریر میں یہ کہا کہ اگر آپ میرے گھر کے تمام افراد کو پھانسی بھی دے دیں، ہم اپنے بیانیے سے نہیں ہٹیں گے۔ ہم آئین، قانون، جمہوریت اور پارلیمنٹ کی بالادستی کی بات کریں گے۔ میں اپنے دوستوں سے یہی گزارش کروں گا کہ اس پر میرے ساتھ علامتی واک آؤٹ کریں اور اس کے خلاف ایوان میں بات کریں، شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں یہ چاہتا ہوں کہ پہلے ایجنڈا لے لیں۔ اس کے بعد میں سب کو وقت دوں گا۔ براہ مہربانی ایجنڈا شروع کرنے دیں۔ پارٹی کے ممبر نے بات کرلی ہے۔ جی سینیٹر عابدہ محمد عظیم۔

<u>Senator Abida Muhammad Azeem</u>

سینیٹر عابدہ محمد عظیم: شکریہ، جناب چیئرمین! اس مسئلے پر ابھی ہمارے پارلیمانی لیڈر سردار محمد شفیق ترین صاحب نے بات کی اور میں بھی بات کرنا چاہتی ہوں۔ کل رات ریاستی اداروں نے جو بھی کیا، وہ غلط کیا۔ ہمارے محبوب چیئرمین محمود خان اچکزئی کے ساتھ جو انہوں نے کیا ہے، یہ ایک غیر جمہوری عمل ہے جس کے خلاف بلوچستان میں ایک شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ ہمارے لوگ اس تشویش ناک عمل کے خلاف غم و غصے میں ہیں۔ اچکزئی صاحب نے ہمیشہ جمہوریت کی بقاء اور آئین کی بالادستی کی بات کی ہے۔ اگر ہمارے ملک میں جمہوریت اور آئین کے متعلق کوئی بات کرتا ہے تو اس کے ساتھ یہ ہوتا ہے۔ اگر بات نہیں کرتے تو انہیں آنکھوں کا تارا بنا لیتے ہیں۔ میری آپ سے اس ایوان کے توسط سے یہ گزارش ہے کہ اس پر تحقیقات ہونی چاہیے تاکہ یہ دیکھا جائے کہ یہ کون لوگ ہیں اور ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ ہمیں لگتا ہے کہ انہوں نے اس دن جو قومی اسمبلی میں تقریر کی، یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ یہ تو شروعات ہیں۔ آگے، آگے کیا کریں گے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس پر تحقیقات کروائیں، شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر محمد طاہر بزنجو۔

Senator Muhammad Tahir Bizinjo

سینیٹر محمد طاہر بزنجو: شکریہ، جناب چیئرمین! جیسے میرے رفقاء بتا رہے ہیں کہ کل غالباً رات 8 بجے صدارتی امیدوار محمود خان اچکزئی کے گھر پر چھاپہ مارا گیا۔ اس عمل کی جتنی مذمت کی جائے، کم ہے۔ اگر محمود خان اچکزئی صدارتی امیدوار نہ ہوتے تو کیا پھر بھی ان کے گھر پر چھاپہ پڑتا۔اس وقت ملک کو بدترین قسم کی آمریت کی طرف دھکیلا جارہا ہے۔ اختلاف اور تنقید کی گنجائش ختم کی جارہی ہے۔ محمود خان اچکزئی نے کوئی نئی بات تو نہیں کی۔انہوں نے ووٹ کو عزت دو کی بات کی جو کبھی پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ (ن) کے لیڈران بھی کرتے تھے۔ محمود خان اچکزئی کا سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ آئین کی روشنی میں ریاستی ستون اور ادارے اپنے، اپنے کام کریں اور ایک دوسرے کے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔ ان کا سب سے بڑا گناہ یہ بھی ہے کہ he never favoured any dictator. وہ ہمیشہ آئین اور پارلیمنٹ کی بالادستی کے لئے جدوجہد کرتے رہے ہیں۔ میں ایک بار پھر پرزور الفاظ میں اس عمل کی مذمت کرتا ہوں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: چھٹی کی درخواستیں۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: تنگی صاحب، مشتاق صاحب تشریف رکھیں۔ میں یہ ایجنڈا لوں گا، اس کے بعد آپ لوگوں کو موقع دوں گا۔ مشتاق صاحب! نہیں، مہربانی کریں۔ چھٹی کی درخواستیں۔

Leave of Absence

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر دلاور خان بیرون ملک ہونے کی بناپر 19 تا 27 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محمد اعظم خان سواتی بعض نجی مصروفیات کی بناپر گزشتہ 334ویں اجلاس کے دوران مورخہ 5 جنوری اور حالیہ اجلاس کے دوران 19 فروری تا یکم مارچ اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین: سینیٹر مشتاق احمد بیرون ملک ہونے کی بناپر مورخہ یکم مارچ کواجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین: سینیٹر ولیداقبال بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ یکم مارچ کواجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین: سینیٹر سید علی ظفر نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 19 فروری تا5مارچ ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین: سینیٹر مشاہد حسین سید نے بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 4مارچ کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین: سینیٹر جام مہتاب بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ 19 تا 27 فروری اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئر مین: سینیٹر میاں رضاربانی بعض نجی مصروفیات کی بناپر مورخہ یکم مارچ کو اجلاس میں شرکت نہیں کرسکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیےایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیارخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Deputy Chairman: Order No. 2, yes, Senator Mohsin Aziz, please move Order No. 2.

(Interruption)

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں۔ محسن عزیز صاحب ایک منٹ۔ جی سینیٹر بہرہ مند تنگی صاحب کا مائیک کھولیں۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: شکریہ، جناب چیئرمین! اس ایوان میں تمام پارٹیاں اپنی اپنی پارٹی کی نمائندگی کر رہی ہیں۔ بہت قابل، دوراندیش intellectuals اور political minded لوگ ہیں۔ اس ایوان میں کبھی کبھی اپنی سوچ اور vision کے مطابق ہر ساتھی کا حق ہے کہ across the party, وہ ایک motion, resolution لے آئیں، اس پر بحث ہو۔ ہوسکتا ہے کہ وہ غلط ہو لیکن جب ایک غلط چیز پر بھی ایوان میں discussion ہو جاتی ہے تو وہ ہمارے ملک اور ہمارے مستقبل کے لیے بہتر ہوتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ میرے ذہن میں ایک چیز اچھی ہو اور ایوان میں میرے معزز ساتھی اس پر بحث کریں تو ہم ایک اچھا راستہ بھی نکال سکتے ہیں۔

لہٰذا، آج میری قرارداد 32 ویں نمبر پر ہے۔ میری سوچ کے مطابق، نہ کسی کے کہنے پر اور نہ کسی کے directives پر میں لایا ہوں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں، تنگی صاحب بات کر رہے ہیں۔ سینیٹر صاحبان! براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ جی تنگی صاحب۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: بات تو پوری کرنے دیں۔ میں اپنی قرارداد میرے ساتھیوں کے مشورے سے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں۔ وہ ایوان کے رکن ہیں، ان کو بولنے کا حق ہے۔ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب چیئرمین! آپ نے وقت دیا ہے، مجھے بولنے کا کہا ہے تو کم از کم میرا حق بنتا ہے کہ میں بات کروں اور ان کو چاہیے کہ وہ چیئرمین صاحب کی بات کو مان لیں۔ جناب چیئرمین! میں بات کو ختم کروں گا۔ میں اپنی قرارداد کے بارے میں بات کرتا ہوں اور یہ اپنی بات کریں۔ آپ نے مجھے وقت دیا ہے، میں اپنی بات کروں گا ورنہ پھر میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں ان کو نہیں بولنے دوں گا۔ میں دو منٹ میں ختم کرتا ہوں۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں، تنگی صاحب کو بولنے دیں۔ جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: بھائی! قرارداد کی بات نہیں ہے، میں اپنی بات کرتا ہوں۔ جناب! میں نے جو resolution table کیا ہے، میں نے اپنے ساتھیوں کے مشورے سے کیا ہے، پاکستان کے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: فیصل صاحب! بیٹھ جائیں۔ جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: فیصل! دیکھیں، پھر آپ کو بولنے نہیں دوں گا، یہ میں آپ کو بتادوں۔ ابھی میں بات کو ختم کرتا ہوں۔ میڈیا میں آپ کا نمبر نہیں آئے گا، میڈیا میں آپ کا فیصل، نام نہیں ہے کیونکہ آپ بولنے والے نہیں ہیں اور نہ آپ کے پاس اتنا political vision ہے۔ مجھے بولنے دیں، مجھے بولنے دیں۔ جناب چیئرمین! اگر یہ دو منٹ کے لیے بیٹھ جائیں تو میں اپنی بات ختم کرتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تنگی صاحب! مہربانی کرکے آپ تشریف رکھیں، میں تھوڑی دیر کے بعد آپ کو وقت دیتا ہوں۔ میں ایجنڈا لے لوں۔ جی سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: دیکھیں، مشتاق صاحب براہ مہربانی۔ میں اب کسی کو بھی وقت نہیں دوں گا، ایجنڈا لوں گا اور اس کے بعد آگے جاؤں گا۔ جی سینیٹر محسن عزیز صاحب! Order No. 2 move کریں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: تشریف رکھیں تنگی صاحب، بس آپ نے بول لیا۔ جی محسن عزیز صاحب Order No. 2 move کریں۔ مشتاق صاحب مہربانی کریں۔۔۔۔

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: یہ خاموش ہو جائیں تو پھر۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تنگی صاحب! براہ مہربانی، تشریف رکھیں۔

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: یہ خاموش نہیں ہو رہے ہیں۔ آدھا منٹ پہلے دیا ہے، میرا مائیک on ہو گیا تھااور میں کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی محسن صاحب !آپ Order No.2 move کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: بڑی مہربانی جی۔ اب یہ تو بات نہیں ہے کہ یہاں جو گلا پھاڑے گا، اسی کی آواز سنی جائے گی۔۔۔

Mr. Deputy Chairman: Senator Mohsin Aziz, please move Order No. 2.

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: میرا mic پہلے بھی on تھا، اب بھی on ہے۔ یہ چپ نہیں ہو رہے تو کیا کریں۔

Mr. Deputy Chairman: Sir, Please move the Order No. 2.

Senator Mohsin Aziz: Let's come to the serious business, at least, let's come to the serious business.

اس ایوان کا تماشا بنایا گیا ہے اور یہ ایوان کو تماشا بنا کر رکھیں گے، اپنا تماشا بنائیں تو پھر بھی ٹھیک ہے، ایوان کو تماشا نہ بنائیں۔

Mr. Deputy Chairman: Sir, please move the Order No.2.

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: میری اتنی اونچی آواز نہیں ہے، میں کیا کروں۔ ایک آدمی کا گلا پھٹ جاتا ہے، وہ گلا پھاڑ پھاڑ کر ہی بات کرتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ ایجنڈا نہیں لیں گے؟

سینیٹر محسن عزیز: جناب! میں لے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں ایوان کو ملتوی کر دوں گا، اگر آپ ایجنڈا نہیں لیں گے۔ جی براہ مہربانی Order No.2 move کریں۔ تنگی صاحب! براہ مہربانی تشریف رکھیں۔ محسن عزیز صاحب! Order No. 2 move کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب ! بات یہ ہے، یہ دیکھیں، یہ منظور نہیں ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: براہ مہربانی، آپ Order No.2 move کریں۔ تنگی صاحب ! براہ مہربانی تشریف رکھیں۔

مداخلت

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ نے دو منٹ کا وقت مانگا تھا، میں نے دو منٹ دیے اور مشتاق صاحب بھی مانگ رہے۔ میں ایجنڈا پہلے لوں گا، تنگی صاحب ایجنڈا پہلے لوں گا، پھر آپ کو وقت دوں گا۔ محسن صاحب ! براہ مہربانی آپ move کریں۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب ! آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب میں تو یہ بات کرنا چاہ رہا تھا کہ۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Deputy Chairman: Mohsin Sahib, please move Order No. 2.

سینیٹر محسن عزیز: کیونکہ جس طریقے سے آج کل یہ نئی حکومت آئی ہے اور نئے اقدامات ہو رہے ہیں کہ اس پر بھی کوئی objection نہ لگے کہ یہ دس بل لے آئے ہیں۔ مجھے بھی کہیں اندر نہ کریں۔ میں آپ سے یہ گارنٹی چاہتا ہوں کہ میں یہ move بھی کروں یا نہ کروں کیونکہ آج کل ہر کام جرم ہے۔ صدارتی انتخاب کے لیے ایک آدمی کھڑا ہے، وہ بھی جرم ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب ! آپ Order No. 2 move کریں۔

Introduction of [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023]

Senator Mohsin Aziz: I would like to move for leave to introduce a Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.3 please move it.

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, introduce the Bill further to amend the Provincial Motor Vehicles Ordinance, 1965 [The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.4, Senator Mohsin Aziz, please move it.

Introduction of [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2023]

Senator Mohsin Aziz: I Senator Mohsin Aziz, move for leave to introduce a Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed?

سینیٹر سلیم مانڈوی والا: میں یہ کہنا چاہتا ہوں، یہ بل already move کیا گیا تھا اور State Bank of Pakistan Act میں amendment کے تحت Private Member's Bill نہیں ہو سکتا ہے۔ ہم نے یہ پہلے کمیٹی میں take-up کیا تھا، I would recommend, اگر محسن صاحب اس کو defer کریں، کیوں کہ یہ Money Bill ہے، Private Member's Bill سے amendment نہیں ہو سکتی، ان کا پچھلا بل بھی آیا تھا اور اس کا بھی یہی result نکلا تھا۔ یہ ہمارے ممبر ہیں اور اس بات کو سمجھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! Actually یہ وہی بل ہے ہم نے اس کو یہاں سے پاس کر دیا تھا پھر یہ بل نیشنل اسمبلی گیا تھا وہاں پر انہوں نے consider نہیں کیا، یہ وہی re-introduce ہو رہا ہے، یہ کوئی نیا بل نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سلیم مانڈوی والا صاحب کہہ رہے ہیں اگر یہ بل۔۔۔

سینیٹر محسن عزیز: جناب والا! یہ وہی بل ہے جو یہاں پر introduce ہوا تھا، کمیٹی میں گیا تھا اور اس پر کمیٹی میں تین بار discussion ہوئی تھی پھر وہاں سے پاس ہوا اور اس کے بعد ایوان میں present ہوا تھا، یہاں سے دوبارہ پاس ہونے کے بعد پھر نیشنل اسمبلی گیا تھا for whatever reason یہ وہاں پر take-up نہیں کیا گیا، اس لیے یہ re-introduce ہورہا ہے۔ This has already been considered اور اس میں amendments, which were required have already been made.

جناب ڈپٹی چیئرمین: لیکن ابھی تو میں اس بل کو کمیٹی میں refer کر رہا ہوں۔

(مداخلت)

سینیٹر محسن عزیز: خیر اب وہاں پر دیکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں کمیٹی میں refer کر دیتا ہوں۔ اب میں اس motion کو ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.5, Senator Mohsin Aziz, please move it.

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, introduce the Bill further to amend the State Bank of Pakistan Act, 1956 [The State Bank of Pakistan (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.6, Senator Mohsin Aziz, please move it.

Introduction of [The Factories (Amendment) Bill, 2023]

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, move for leave to introduce a Bill further to amend the Factories Act, 1934 [The Factories (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of sections 2, 33Q, insertion of new

sections 23B to 23D and 24B to 24F in the Factories Act, 1934).

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.7, Senator Mohsin Aziz, please move it.

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, introduce the Bill further to amend the Factories Act, 1934 [The Factories (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.8, Senator Mohsin Aziz, please move it.

Introduction of [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2023]

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, move for leave to introduce a Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2023]. (Amendment of section 376 of PPC)

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.9, Senator Mohsin Aziz, please move it.

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, introduce the Bill further to amend the Pakistan Penal Code, 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.10, It is also stands in the name of Senator Mohsin Aziz, please move it.

Introduction of [The Payment of Wages (Amendment) Bill, 2023]

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, move for leave to introduce a Bill further to amend the Payment of Wages Act, 1936 [The Payment of Wages (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.11, Senator Mohsin Aziz, please move it.

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, introduce the Bill further to amend the Payment of Wages Act, 1936 [The Payment of Wages (Amendment) Bill, 2023].

Mr. Deputy Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.12, Honourable Senator Sania Nishtar may move Order No.12.

Introduction of [The Pakistan Integrity in Public Life Bill, 2024]

Senator Sania Nishtar: I, Senator Sania Nishtar, move for leave to introduce [The Pakistan Integrity in Public Life Bill, 2024.]

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The leave to introduce the Bill is granted. Order No.13, Senator Sania Nishtar, please move it.

Senator Sania Nishtar: I, Sania Nishtar, hereby introduce [The Pakistan Integrity in Public Life Bill, 2024.]

Mr. Deputy Chairman: The Bill as introduced stands referred to the Standing Committee concerned. Order No.14, Honourable Senator Mohsin Aziz may move Order No.14.

Consideration and Passage of [The Anti-Rape Investigation and Trial (Amendment) Bill, 2022]

Senator Mohsin Aziz: I, Senator Mohsin Aziz, move that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The Motion is adopted.

جی سینیٹر صاحب آپ اس کے بارے میں ایوان کو بتائیں۔

سینیٹر محسن عزیز: یہ Anti-Rape کا ایک بل ہے، جو rape کے victims ہوتے ہیں وہ تو اپنی جگہ پر لیکن جو rapists ہوتے ہیں ان پر اگر کوئی جرمانہ ہوتا ہے تو وہ اس کے بعد freely society میں move کرتے ہیں یہ rapist وہ لوگ ہیں جن کو عادت ہوتی ہے، جو آدمی rape کرتا ہے وہ mentally sick person ہوتا ہے۔ جس طرح سے باہر ملکوں میں جو

paedophile ہوتے ہیں جو بچوں کا assault کرتے ہیں یا ان کے ساتھ اس طرح کی زیادتی کرتے ہیں، ان کی ایک file موجود ہوتی ہے تاکہ ان کی movement دیکھی جاسکے اگر وہ ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں جاتے ہیں یا ایک شہر سے دوسرے شہر میں جاتے ہیں، کم از کم ان پر نظر رکھی جاسکے تاکہ وہ اس طرح کے اقدام دوسری جگہ پر جاکر دوبارہ نہ کریں کیوں کہ یہ عادی مجرم ہوتے ہیں۔ یہ بل اس لیے introduce کیا گیا تھا جس کو کمیٹی میں consideration کرنے کے بعد پاس کیا، اس میں یہ تھا کہ اس قسم کے لوگوں کی ایک file maintain کی جائے اور جب ان کی movement ہوتی ہے تو یہ جاکر پولیس کو report کریں تاکہ ان کے اوپر نظر رکھی جائے اور یہ freely society میں move نہ کر سکیں۔

Mr. Deputy Chairman: We may now take up Second reading of the Bill that is Clause by Clause consideration of the Bill. Clause 2, there is no amendment in the Clause 2 so I will put this Clause before the House. The question is that Clause 2 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause 2 stands part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.15, Senator Mohsin Aziz, please move Order No.15.

Senator Mohsin Aziz: I wish to move that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2022], be passed.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Anti-Rape (Investigation and

Trial) Act, 2021 [The Anti-Rape (Investigation and Trial) (Amendment) Bill, 2022], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Congratulations! Senator Mohsin Aiziz. Order No. 16 which stands in the name of Senator Sania Nishtar, she may please move it.

<u>Consideration and passage of The Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme Bill, 2023]</u>

Senator Sania Nishtar: I wish to move that the Bill to provide for establishment of the Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme [The Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed or not? Not opposed. Ok. It has been moved that the Bill to provide for establishment of the Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme [The Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, to be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

جی میڈم، آپ ایوان کو اس Bill کے بارے میں بتائیں۔

سینیٹر ثانیہ نشتر: شکریہ، ڈپٹی چیئرمین صاحب، اس بل کی اہمیت اس لیے بھی بہت زیادہ ہے کہ میرا تعلق شعبہ طب سے ہے اور میں ایک ڈاکٹر ہوں۔ میرے علاوہ اس ایوان میں اور بھی بہت ڈاکٹر موجود ہیں۔ ہم بہت سے لوگ ہسپتالوں میں بطور مریض بھی جاتے رہتے ہیں اور ہم آئے دن یہ بات دیکھتے ہیں کہ خصوصاً جب ایمرجنسی رومز میں مریضوں کو لایا جاتا ہے اور ایسے نادار مریض جو afford بھی نہیں کر سکتے، جن کے پاس پیسے نہیں ہوتے اور اُن میں سے کچھ مریض تو دیہاڑی دار

ہوتے ہیں، ایسے مریض ہوتے ہیں جو کہ کام کرتے وقت گھروں کی چھتوں سے گر جاتے ہیں ، اُن کے ایکسیڈنٹ ہو جاتے ہیں اور جنہیں ہسپتال کی ایمرجنسی میں لے جایا جاتا ہے تو دیکھا گیا ہے کہ سرکاری ہسپتالوں کی emergencies میں basic چیزیں بھی میسر نہیں ہوتیں۔

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میرے colleagues, bear me out کہ مریض ایمرجنسی وارڈ پہنچتا ہے اور اُسے cardiac arrest ہو جاتا ہے، تو ہوتا کیا ہے؟ ڈاکٹرز بجائے اس کی treatment کریں، اُس کے رشتے داروں کو کاغذ پر لکھ کر دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ آپ مارکیٹ جائیں اور endotracheal tube لے کر آئیں cannula نہیں لانا۔ مریض ہسپتال میں ہوتا ہے، تکلیف میں ہوتا ہے جہاں مریض کے لیے سیکنڈز کی بات ہوتی ہے، مریض زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا ہوتا ہے اور ہسپتال کا عملہ کہتا ہے کہ آپ جلدی جلدی فلاں فلاں ادویات اور دیگر ضروری چیزیں لے آئیں۔

تو اس بل کا یہ مقصد ہے کہ کم از کم سرکاری ہسپتالوں میں emergency treatment, provisions on the shelves ہوں اور ان تمام چیزوں کو مہیا کرنا ریاست کی ذمہ داری اور جو لوگ emergency case میں ہسپتال لائے جائیں، تو اس چیز کو ممکن بنایا جائے کہ اُن کے relatives سے کوئی خرچہ نہ لیا جائے کیونکہ یہ اکثر بڑے مجبور لوگ ہوتے ہیں۔ہم نے جب starting point شروع کیا تھا تو میں نے public and private sector دونوں کے لیے اس کو stipulate کیا تھا مگر پھر committee میں ایک بہت strife opposition سامنے آئی کہ private sector کو اس میں شامل مت کریں تو میں نے کہا کہ کم از کم starting point پر public sector میں اس نظام کو نافذ ہونا چاہیے۔

Mr. Deputy Chairman: Right Senator Sahiba. We will now take up second reading of the Bill. That is clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2-18, there is no amendment in these clauses. I now put these clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2-18 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The Clauses 2-18 stand part of the Bill. Clause-I, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that the clause-1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause-1, the Preamble and Title, stands part of the Bill. Order No.17 stands in the name of Senator Sania Nishtar. She may move Order No.17.

Senator Sania Nishtar: I wish to move that the Bill to provide for establishment of the Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme [The Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme Bill, 2023], be passed.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill to provide for establishment of the Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme [The Pakistan Emergency Treatment Coverage Programme Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Congratulations, Senator Sahiba.

ہمارے پاس اس ایوان کی گیلری میں کچھ طالب علم تشریف لائے ہیں اُن کا تعلق خیبر پختون خواکے شاہین سکول اینڈ کالج سے ہے، اُن کے ساتھ چار teachers بھی تشریف لائے ہیں۔ ہم آپ کو اس ایوان میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

Order No. 18 which stands in the name of Senator Sania Nishtar, she may please move it.

Consideration and passage of The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023]

Senator Sania Nishtar: I wish to move that the Bill to provide for mandatory opportunistic screening for hypertension and to strengthen health systems particularly at primary care to treat hypertension in Pakistan [The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed or not? Not opposed. Ok. It has been moved that the Bill to provide for mandatory opportunistic screening for hypertension and to strengthen health systems particularly at primary care to treat hypertension in Pakistan [The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

جی میڈم، آپ ایوان کو اس بل کے بارے میں بتائیں۔

سینیٹر ثانیہ نشتر: شکریہ، یہ بل public interest کا بل ہے اور اس کا background کچھ اس طرح ہے کہ hypertension جسے عام فہم زبان میں ہائی بلڈ پریشر کہتے ہیں۔اس وقت ، اگر میں اس ایوان میں کہوں کہ جس جس کے گھر میں کوئی بلڈ پریشر کا مریض ہے تو آپ اپنا ہاتھ کھڑا کرلیں تو غالباً تمام لوگ اپنا ہاتھ ہاں میں کھڑا کریں گے۔

جناب عالی! High blood pressure کو silent killer کہتے ہیں کیونکہ اس وقت پاکستان کی 18 فیصد سے اوپر کی آبادی ہے اُس میں one third لوگوں کو high blood pressure ہوتا ہے اور اکثر لوگوں کو دہائیوں تک high blood pressure کی بیماری ہوتی ہے اور اُن کو یہاں تک پتہ نہیں چلتا کہ وہ اس بیماری کا شکار ہیں اور ایسے مریض

renal failure کے ساتھ ہسپتال آتے ہیں اور stroke, کے اور heat failure کے ساتھ ہسپتال پہنچتے ہیں۔

اس بیماری کی ایک بہت simple prevention ہوتی ہے کہ اس کی screening ہو۔ ایسا مریض جب بھی کسی ڈاکٹر کے پاس جائے، آپ کو زکام ہو، سر درد ہو، بخار اور کسی دیگر انجری کے لیے تو اُسے چاہیے کہ اپنی screening کروائے، اس کا بلڈ پریشر چیک کیا جائے اور مریض کو آگاہ کر دیا جائے کہ آپ کو بلڈ پریشر ہے اور آپ کی management شروع ہونی ہے تاکہ آپ کو renal failure سے، stroke سے اور heart failure سے اور heart disease سے بچا جا سکے۔ یہ ایک بہت اچھا بل ہے اور اگر اس کی implementation ہو جاتی ہے تو اس کی implication one third of the adult population of Pakistan کی آبادی کے حل کی طرف ایک سفر ہو گا۔

Mr. Deputy Chairman: Ok. We will now take up second reading of the Bill. That is clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2-11, there is no amendment in these clauses. I now put these clauses before the House as one question. The question is that Clauses 2-11 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The Clauses 2-11 stand part of the Bill. Clause-I, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause -1, the Preamble and the Title, do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause-1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.19 stands in the name of Senator Sania Nishtar. She may move Order No19.

Senator Sania Nishtar: I wish to move that the Bill to provide for mandatory opportunistic screening for

hypertension and to strengthen health systems particularly at primary care to treat hypertension in Pakistan [The Pakistan Opportunistic Screening and Treatment of Hypertension Bill, 2023], be passed.

Mr. Deputy Chairman: Now I put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Congratulations, Senator Sahiba. Order No. 20 which stands in the name of Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, she may please move it.

<u>Consideration and passage of the [The Islamabad Capital Territory Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition Bill, 2023]</u>

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: I would like to move that the Bill to make provisions for protection of breast-feeding and nutrition for infants and young children [The Islamabad Capital Territory Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed or not? Not opposed. Ok. It has been moved that the Bill to make provisions for protection of breast-feeding and nutrition for infants and young children [The Islamabad Capital Territory Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ، پلیز۔ آپ اس بل کے بارے میں ایوان کو بتائیں۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: یہ ایک بہت اہم بل ہے۔ میں آپ کی شکر گزار ہوں کے آپ نے مجھے پوچھا کہ میں اس پر بات کر سکوں۔ ماں کا دودھ انسان کے بچے کے لیے ہوتا ہے۔ آپ پوری دُنیا میں دیکھیں کوئی بھی جانور، ماں کے دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز اپنے بچے کو نہیں دیتا۔ اب میں کیا کہوں، اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ انسان اپنے بچے کو ماں کے دودھ کی بجائے باہر سے دیگر حیوانات کا دودھ بطور خوراک، مارکیٹ سے لا کر دیتا ہے اور اس کی خوراک میں شامل کرتا ہے۔ یہ ایک بہت خطرناک بات ہے اور اس کی وجہ بچوں میں diarrhoea ہوتا ہے جو کہ killer number one ہے اور پھر malnutrition and then stunting اور یہ بچوں میں 35%-40% اسی وجہ سے ہوتا ہے تو ان وجوہات کو دیکھ کر اور اس کے علاوہ میں کہوں گی۔ جناب ڈپٹی چیئرمین! اس طرح میری توجہ نہیں رہتی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینٹر صاحبہ آپ بولیں۔ آپ ایوان کو بتائیں اور مجھے بھی بتائیں۔ پلیز۔

سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی: Eye to eye contact ہو تو پھر بات ہوتی ہے اور اگر eye to eye contact نہ ہو تو پھر بات نہیں ہوتی۔ میں آپ کو بتاؤں کہ when I was paediatrician, تو آپ کے علاقے کے بہت سے لوگ bottle feeding کے ساتھ آتے تھے، یہ بل ہم نے when I was deputy speaker in KP, 2015 میں پاس کروایا تھا۔ تو جیسے کہتے ہیں کہ چراغ تلے اندھیرا ہوتا ہے، I hope کہ یہ ٹھیک اردو ہے، چاروں صوبوں سے یہ بل پاس ہوا ہے اور اسلام آباد ایک ایسی territory ہے کہ یہاں پر بل پاس ہی نہیں ہوتا۔ میں اس لئے حیران ہوں کہ چاروں صوبوں سے یہ بل پاس ہوا ہے لیکن یہاں یہ کب سے National Assembly میں ہے اور کسی نے پاس نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! دوسرا یہ کہ قرآن شریف میں breast-feeding کا ذکر موجود ہے لیکن پھر بھی ہم لوگ اس کو .you know, we are not following that میں اس بارے میں دو چیزوں کا ذکر کروں گی کہ جو مائیں بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں ان میں breast cancer کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔ جو مائیں بچوں کو اپنا دودھ نہیں پلاتیں ان میں

ovarian cancer کی شرح زیادہ ہوتی ہے، ان میں hip fracture کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔

I wish I had time; I could have given a lecture of one hour

کہ breast-feeding کے کتنے فائدے ہیں لیکن ابھی وقت کم ہے تو اس لئے میں اس کو short کر رہی ہوں کہ یہ کتنا important ہے لیکن KP or Islamabad territory میں یہ بل کیوں پاس نہیں ہوا تھا۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. We may now take up second reading of the Bill that is the clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 37, there is no amendment in clauses 2 to 37. So, I put these clauses before the House as one question. The question is that clauses 2 to 37 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted and clauses 2 to 37 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. We now take up clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that clause 1, the preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.21. Honourable Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani please move order No.21.

Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani: I, Senator Prof. Dr. Mehr Taj Roghani, would like to move that the Bill to make provisions for protection of breast-feeding and nutrition for infants and young children [The Islamabad

Capital Territory Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition Bill, 2023], be passed.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill to make provisions for protection of breast-feeding and nutrition for infants and young children [The Islamabad Capital Territory Protection of Breast-Feeding and Child Nutrition Bill, 2023], be passed. I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted, and the Bill stands passed unanimously.

Order No.22. Honourable Senator Fawzia Arshad please move order No.22.

Consideration and passage of [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2024]

Senator Fawzia Arshad: Thank you Mr. Chairman. I, Senator Fawzia Arshad, would like to move that the Bill to provide for the establishment of the International Institute of Technology, Culture and Health Sciences [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of the International Institute of Technology, Culture and Health Sciences [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2024], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once. I now put the motion before the House.

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر سعدیہ عباسی صاحبہ آپ اس کی مخالفت کر رہی ہیں؟ جی میڈم بتائیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس House میں پچھلی حکومت کے دور میں جب Education Minister آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ یونیورسٹی کے bills جس تعداد سے آرہے ہیں اور جس طرح پاس ہو رہے ہیں، ان کے پاس نہ NOCs ہیں اور ان میں codal formalities کی compliance بھی نہیں ہے۔ تو اس پر ہمیں سوچنا چاہئے۔ اب اسی بل پر جو کمیٹی کی رپورٹ ہے، وہ میں آپ کو پڑھ کر سناتی ہوں اور یہ تو ایک اتفاق تھا کہ میں نے دیکھ لیا۔ اس سے پہلے بھی دو ایسے بل پاس ہوئے ہیں جس پر HEC کی objections تھیں اور اس کے باوجود وہ بل پاس ہو گئے۔ اس بل پر میں آپ کو پڑھ کر سناتی ہوں۔

Dr. Amjad Hussain, Director General, Attestation and Accreditation HEC pointed out that the HEC Accreditation Committee conducted inspection of the institute on 20th January 2023 and advised the proposed institute to submit audit report regarding endowment fund, working capital and tangible assets owned by the institute.

اس رپورٹ میں یہ بھی نہیں لکھا ہوا کہ کیا ان کے پاس NOC ہے یا کیا ان کے پاس conditional NOC ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحبہ! یہ بل کمیٹی سے پاس ہو کر آیا ہے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جی کمیٹی سے تو یہ ہو گیا۔ ہم یہاں پر سارے بل دیکھ رہے ہیں جو کمیٹیوں سے ہی پاس ہو کر آرہے ہیں۔

The institute submitted report but exert that the institute did not comply with all the points, means no working capital, no endowment fund, and no tangible assets. The members of the Committee considered all clauses of the Bill and unanimously decided to pass the Bill without any amendment.

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر آپ کا اس میں کوئی concern ہے تو یہ ہم لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔ یہ بل ویسے بھی کمیٹی سے پاس ہو گیا ہے اور اس نے National Assembly میں جانا ہے تو ہم آپ کا note ساتھ میں لکھ کر بھیج دیتے ہیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب میرا note اس کے ساتھ لگایا جائے کیوں کہ یہ ابھی National Assembly میں جائے گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر فوزیہ ارشد صاحبہ، ایسے ٹھیک ہے؟

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب یہ تو مجھے سمجھ میں نہیں آتی کہ ---

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔ ابھی ان ممبرز سے بھی پوچھ لیتے ہیں کہ جن کا یہ بل ہے۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: جناب اصل میں issue یہ ہے کہ پاکستان میں higher education کا بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے۔ آپ universities پر universities کھول رہے ہیں لیکن نہ ان میں quality standards ہیں، نہ وہاں پر merit کو دیکھا جاتا ہے اور جو لوگوں سے پیسے لئے جاتے ہیں اس کی تو کوئی انتہا نہیں ہے۔ اب اس طرح کے Bills ہم پاس تو کر رہے ہیں لیکن کیا ان کی کوئی افادیت ہے؟ کیا کسی ایسے انسٹیٹیوٹ کی افادیت ہے جو کہ health sciences کا بھی انسٹیٹیوٹ ہے، جو culture کا بھی انسٹیٹیوٹ ہے اور جو technology کا بھی انسٹیٹیوٹ ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحبہ یہ تو اب کمیٹی سے پاس ہو گیا ہے اور وہاں پر تمام پارٹیوں کے ممبران موجود ہوتے ہیں اور ہر پارٹی نے اس پر ظاہر ہے کوئی بات بھی کی ہوگی۔ تو میں یہ National Assembly بھیج دیتا ہوں۔ وہاں اگر کوئی amendment کرنی ہوئی تو وہ amendment کرکے اس کو پاس کر دیں۔

سینیٹر سعدیہ عباسی: ٹھیک ہے جناب۔ میں تو صرف اس کو point out کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

I now once again put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: We may now take up second reading of the Bill that is clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 46, 6A and 13A, there is no amendment in clauses 2 to 46, 6A and 13A. So, I put these clauses before the House as one question. The question is that clauses 2 to 46, 6A and 13A do form part of the Bill? I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted and clauses 2 to 46, 6A and 13A stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. We now take up clause 1, the preamble and the Title of the Bill. The question is that clause 1, the preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause 1, the preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.23. Honourable Senator Fawzia Arshad please move order No.23.

Senator Fawzia Arshad: I, Senator Fawzia Arshad, would like to move that the Bill to provide for the establishment of the International Institute of Technology, Culture and Health Sciences [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2024], be passed.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of the International Institute of Technology, Culture and Health Sciences [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2024], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted, and the Bill stands passed unanimously.

Order No.24. Honourable Senator Fawzia Arshad please move order No.24.

Consideration and passage of [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2023]

Senator Fawzia Arshad: Thank you Mr. Chairman. I, Senator Fawzia Arshad, would like to move that the Bill further to amend the National Database and Registration Authority Ordinance, 2000 [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman: Is it apposed? No. It has been moved that the Bill further to amend the National Database and Registration Authority Ordinance, 2000 [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted.

جی سینیٹر صاحبہ، اس کے بارے میں House کو بتائیں please.

سینیٹر فوزیہ ارشد: چیئرمین صاحب! نادرا کے اس amendment بل کا gist یہ ہے کہ اس میں سنہ 2000 سے کوئی بھی ترمیم نہیں آئی تھی اور چونکہ میرا تعلق grass root level سے ہے اور عوام کی دشواریوں سے میں بخوبی واقف ہوں۔ اس وجہ سے میں نے سوچا اور کوشش کی کہ ان ترامیم سے نادرا کی خدمات کو مزید بہتر بنا کر لوگوں کو سہولیات فراہم کی جائیں اور ان ترامیم سے نادرا کے لئے بھی آسانی ہوگی that they can collect the data. ان کو empower کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ NADRA کو بھی سہولت مل رہی ہے کہ اس Bill میں ان کے لیے بھی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں اور اس کے ساتھ عوام کو بھی سہولتیں مل رہی

ہیں۔ ان کو NADRA میں مشکلات ہوتی تھیں، وہ address ہو جائیں اور اس کی وجہ سے ان کی مشکلات کا خاتمہ ہو۔

Mr. Deputy Chairman: Thank you. Second reading of the Bill, Clauses 2 to 12. We may now take up second reading of the Bill i.e. Clause by Clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 12, there is no amendment in Clauses 2 to 12. So, I put these Clauses before the House as one question, the question is that Clauses 2 to 12 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clauses 2 to 12 stand part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill, we may now take up Clause 1 the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause 1 the Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.25, Senator Fawzia Arshad Sahib, please move Order No.25.

Senator Fawzia Arshad: I would like to move that the Bill further to amend the National Database and Registration Authority Ordinance, 2000 [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2023], be passed.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the National Database and Registration Authority Ordinance, 2000 [The National Database and Registration Authority (Amendment) Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion stands adopted and the Bill stands passed unanimously.

آپ کو مبارک ہو۔ Order No.26, یہ constitutional amendment ہے، اس کے لیے two third majority چاہیے۔ اس کو defer کرنا پڑے گا۔

سینیٹر فوزیہ ارشد: جی، اس کو defer کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ Order No.27 بھی آپ کا ہے۔ سینیٹر ثانیہ نشتر صاحبہ! یہ بھی Constitution والا ہے، اس کے لیے بھی اراکین پورے نہیں ہیں۔ میں اس کو بھی defer کر دوں؟

Senator Sania Nishtar: I would like to request you, please defer it.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: یہ Bill Excellence Institute کے بارے میں ہے۔ جناب! یہ پہلے کمیٹی میں discuss ہوا ہے اور کمیٹی سے pass بھی ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہم نے bills رکھے ہوئے ہیں۔ سیکریٹری صاحب! ان کا کوئی bill پڑا ہوا ہے؟

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: جناب! پڑا ہو گا، میں نے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اچھا، میں دیکھتا ہوں۔ آپ سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب کا Bill منگوائیں۔

Order No.30, Senator Samina Mumtaz Sahiba, she is not present. Order No.32 stands in the name of Senator Bahramand Khan Tangi Sahib, please move the resolution.

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: جناب! میں نے آپ سے ابھی floor لیا تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ resolution move کریں، میں اس کے بعد آپ کو وقت دے دوں گا۔ جی۔

سینیٹر بہرہ مند خان تنگی: میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے وقت مانگا تھا کہ ہر ایک ساتھی کا حق ہے کہ کوئی legislation لے آئے، motion لے آئے اور resolution لے آئے لیکن مشورے کے ساتھ اگر کچھ ساتھی اس سے متفق نہیں ہیں۔ Majority of my Members or general masses میری اس resolution سے متفق نہیں ہیں تو اس رکن کا حق ہے کہ وہ اپنی resolution کو withdraw کر سکتا ہے تو میں اپنی resolution کو withdraw کرتا ہوں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: انہوں نے اپنی resolution withdraw کر لی ہے، سینیٹر بہرہ مند خان تنگی صاحب نے اپنی resolution withdraw کر لی ہے۔ آپ نے کس پر بات کرنی ہے؟ نہیں، جب resolution withdraw ہو جاتی ہے تو آپ پھر اس پر بات نہیں کر سکتے، .sorry میں point of public importance پر وقت دے سکتا ہوں۔ میں یہ agenda complete کر لوں پھر آپ کو point of public importance پر time دے دیتا ہوں۔ آپ اس resolution پر بات نہیں کر سکتے، انہوں نے اپنی resolution withdraw کر لی ہے۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب کا mic on کر دیں۔ جی سینیٹر محسن عزیز صاحب! میں آپ کو بعد میں وقت دیتا ہوں۔ سینیٹر مشتاق احمد صاحب آپ اس resolution پر بات نہیں کریں گے۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں resolution پر بات نہ کروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی اس resolution پر بات نہ کریں کیونکہ انہوں نے resolution withdraw کر لی ہے۔

Point of Public importance raised by Senator Mushtaq Ahmed, regarding police raid on the house of Mehmood Khan Achakzai

سینیٹر مشتاق احمد: ٹھیک ہے۔ جناب! میں اس issue پر بات کرنا چاہتا ہوں، میں نے جس کے لیے پہلے آپ سے وقت مانگا تھا کہ جناب محمود خان اچکزئی صاحب کے ساتھ کیا ہوا ہے جس طرح رات کے اندھیرے میں ڈاکوؤں کی طرح ان کے گھر پر حملہ ہوا ہے چادر اور چاردیواری کا

تقدس پامال ہوا ہے۔ میں اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہوں، سیاسی اختلاف رائے اپنی جگہ پر ہے لیکن جب آپ ایک خاص سیاسی position لیتے ہیں اور Establishment کے خلاف بات کرتے ہیں تو پھر رات کے اندھیرے میں آپ کے گھروں پر چھاپے پڑتے ہیں، آپ کو بدنام کیا جاتا ہے، آپ کا media trial کیا جاتا ہے۔ آپ پر جھوٹے مقدمات بنائے جاتے ہیں اور آپ کو سیاسی طور پر پھانسی دینے کی کوشش کی جاتی ہے، جناب! یہ قابل مذمت ہے۔

جناب محمود خان اچکزئی صاحب نے کیا کہا تھا؟ وہ صدارتی امیدوار ہیں اور یہ ایک political process ہے، انہوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ چوکیدار چوکیدار بنیں، مالک نہ بنیں، چوکیدار مالک بن گیا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ حاضر سروس آرمی آفیسر political leadership کے ساتھ ملاقاتیں نہ کریں اور جو political leadership کے ساتھ ملاقاتیں کر چکے ہیں، ان کو برخاست کریں۔ انہوں نے کہا تھا کہ انتخابات میں بڑی بڑی رقومات لی گئی ہیں، انہوں نے یہ floor of the House پر کہا ہے، یہ چھوٹی بات نہیں ہے، یہ بہت بڑی بات ہے۔ نتائج کی تبدیلی پر یہ رقومات کس نے لی ہیں؟ اس پر ایک بھرپور قسم کی انکوائری ہونی چاہیے اور یہ ہر پاکستانی کی آواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس آئین میں لکھا گیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی آپ کا شکریہ۔

سینیٹر مشتاق احمد: میں ختم کر رہا ہوں۔ اس آئین میں لکھا گیا ہے کہ civilian supremacy ہو گی، civilian supremacy ensure کرو۔ آپ نے سات دنوں سے twitter پر پابندی لگائی ہوئی ہے، آپ social media platform کو بند کر رہے ہیں، آپ digital rights پر ڈاکا ڈال رہے ہیں، آپ مخالف سیاسی آوازوں کو ڈرا اور دھمکا رہے ہیں۔ ان کے گھروں پر چھاپے مار رہے ہیں۔ آپ نے صحافیوں کو قید کر دیا ہے، آپ نے اسد طور کو قید کر دیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد صاحب! آپ کا بہت شکریہ، آپ please بیٹھ جائیں۔ میں یہ resolution لے لوں کیونکہ یہ بڑی important resolution ہے جو resolution آرہی ہے، اس پر بات کر لیں، میں اس پر آپ کو وقت دے دوں گا۔ جی سینیٹر مشتاق احمد صاحب کا mic on کریں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب! یہ جمہوری حقوق ہیں، یہ سیاسی آزادیاں، یہ جمہوری آزادیاں ہیں اور میڈیا کی آزادیاں ہیں، یہ جمہوری حقوق ہیں اور یہ اس آئین نے دیے ہیں۔ کسی سرکاری نوکر اور کسی سرکاری ادارے کو یہ اختیار نہیں ہے کہ عوام کے جمہوری، سیاسی اور بشری حقوق پر ڈاکا ڈالے۔ اس لیے صحافیوں کے ساتھ ظلم بند کرو، صحافت کا گلہ نہ گھونٹیں، اسد طور اور دوسرے صحافیوں کو آزادی دو۔ سیاسی leadership کو نہ ڈرائیں اور نہ دھمکائیں، twitter پر پابندی ختم کرو، عوام کو جینے دو، عوام کو بولنے دو اور عوام کو جمہوری حقوق دو۔

Mr. Deputy Chairman: Senator Mushtaq Ahmed Sahib, thank you. Order No.33 stands in the names of Senators, Engr. Rukhsana Zuberi, Taj Haider, Dilawar Khan, Bahramand Khan Tangi, Seemee Ezdi, Faisal Javed, Abida Muhammad Azeem, Kamil Ali Agha, Jam Mahtab Hussain Dahar, Saifullah Abro, Saifullah Sarwar Khan Nyazee, Umer Farooq, Syed Waqar Mehdi, Anwar Lal Dean, Sana Jamali, Dost Muhammad Khan, Khalida Ateeb, Keshoo Bai, Nisar Ahmed Khuhro, Palwasha Muhammad Zai Khan, Dr. Afnan Ullah Khan, Atta-Ur-Rehman, Kamran Murtaza, Moula Bux Chandio, Zeshan Khandazada and Manzoor Ahmad, please move the resolution.

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی کون resolution پیش کرے گا۔ اس resolution میں سینیٹر مشتاق احمد صاحب، سینیٹر فیصل سلیم صاحب، سینیٹر محسن عزیز صاحب، سینیٹر پروفیسر ڈاکٹر مہر تاج روغانی صاحبہ، سینیٹر ہدایت اللہ صاحب اور ایوان میں جتنے members بیٹھے ہوئے ہیں ان تمام کا نام اس resolution میں ڈال دیں۔ شکریہ۔ جی سینیٹر افنان اللہ خان صاحب۔

<u>Resolution moved by Senator Afnan Ullah Khan expressing serious concerns against massacre of Palestinians during aid delivery in Gaza</u>

سینیٹر افنان اللہ خان: شکریہ، جناب چیئرمین۔ میں یہ قرارداد پیش کرنے جا رہا ہوں۔

Noting with concern that Israeli army carried out a brutal massacre on 29th February, 2024, on innocent and unarmed Palestinians who were gathered to receive aid (food supplies, medicine, etc.) as a result hundreds of Palestinians were murdered in cold blood;

Realizing that people of Palestine are already being starved due to the blockade from the International Community by the Israeli army;

This House strongly recommends and urges International Community to take action such that the siege of Gaza be lifted immediately and Muslims countries be allowed all access and cover for delivery of aid.

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed?

اس قرارداد پر کس نے بات کرنی ہے۔ افنان اللہ صاحب آپ نے بات کرنی ہے؟

سینیٹر افنان اللہ خان: جی جناب میں دو منٹ بات کروں گا۔ جناب چیئرمین! دو روز پہلے غزہ میں لوگوں کو یہ کہہ کر اکٹھا کیا گیا کہ aid delivery ہونے لگی ہے تو کئی سو لوگ ایک جگہ پر اکٹھے ہو گئے کیونکہ وہاں پر aid ملے گی۔ جب وہ سارے اکٹھے ہو گئے تو ان پر اسرائیلی آرمی نے بم مارے جس کی وجہ سے کئی سو لوگوں کی شہادت ہو گئی۔ یہ ہم سب کے لیے بڑا شرم کا مقام ہے کہ دو ارب مسلمان ہونے کے باوجود، two state solution والا مسئلہ یا انہیں آزادی دلانے کا مسئلہ تو ایک اور ہی کہانی ہے، ہم انہیں کھانا تک نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ اتنی بڑی بڑی ہماری افواج ہیں، air force ہے، مصر کی بھی ہے اور بہت سے مسلم ممالک کی ہیں۔ ہم صرف یہ recommend کرتے ہیں کہ وہاں پر اتنا air cover provide کیا جائے کہ کم از کم وہاں پر aid delivery تو ہو کیونکہ وہاں پر تقریباً 23 لاکھ لوگ موجود ہیں جس میں بڑی تعداد بچوں اور خواتین کی ہے وہ بے چارے اس وقت starve ہو رہے ہیں۔ ان کے پاس نہ کھانے کو ہے اور نہ پینے کو ہے اور اوپر

سے ان پر بم علیحدہ سے مارے جا رہے ہیں۔ یہ پوری دنیا کے لیے شرم کا مقام ہے اور بالخصوص مسلمانوں کے لیے شرم کا مقام ہے کہ ہم ان resolutions کے علاوہ ان کے لیے کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔ میں ایوان سے بھی درخواست کروں گا اور اپنے ساتھیوں سے بھی کہوں گا کہ وہ اس پر اپنی recommendations دیں کیونکہ اس طرح تو دیکھیں وہ سارے بے چارے مر جائیں گے اور روز آخرت ہمیں جواب دینا ہو گا کہ ہم نے ان کی مدد کیوں نہیں کی۔ اس بات پر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں کہ اس قرارداد پر ایوان کو ایک اچھی will present کرنی چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جس جس ممبر نے بات کرنی ہے تو دو دو منٹس کا وقت ہے۔ سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان صاحبہ۔

Senator Palwasha Mohammed Zai Khan

سینیٹر پلوشہ محمد زئی خان: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے کیونکہ گزشتہ روز بھی آپ نے اجازت دی اس لیے کہ وہ بہت اہم مسئلہ تھا اس لیے اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ میرے ساتھیوں نے کہا کہ اس وقت غزہ میں لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔ بچے دودھ کے لیے بلک رہے ہیں اور ہسپتالوں میں یا چند ایسی جگہوں پر جہاں وہ shelter حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنا سر چھپاتے ہیں وہاں پر اسرائیل نہ صرف بمباری کر کے انہیں شہید کرتا ہے بعد میں ان کے گھروں میں جا کر جو کہ کھنڈرات بن چکے ہیں وہاں شہداء کی اشیاء کے ساتھ تصاویر کھچواتے ہیں، ان کا مذاق اڑاتے ہیں، ان کی موت کا مذاق اڑاتے ہیں، ان کے بچوں کی بھوک کا مذاق اڑاتے ہیں، ان کی بے بسی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ ہم نے بہت سی جنگیں دیکھی ہیں لیکن میں نے کوئی ایسی جنگ نہیں دیکھی جہاں فوج بعد میں گھروں میں گھس کر شہداء کی چیزوں کے ساتھ اس قسم کا تماشہ کرے اور پھر کئی جگہوں پر وہ ناچتے ہیں، باقاعدہ جشن مناتے ہیں اور یہ سب اپنے آپ کو مہذب دنیا کہتے ہیں، ان کی ناک کے عین نیچے اور ان کی سرپرستی میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ وہ انہیں ہر طرح سے، پیسوں سے اور ہتھیاروں سے fund کر رہے ہیں۔ ہم مسلمان تین ارب کے قریب ہیں، غریب ترین ممالک میں لاکھوں لوگ سڑکوں پر ہیں مگر مجھے افسوس ہے کہ پاکستان میں ہم ایک ایسا مظاہرہ نہیں کر سکے ہیں۔ ہم خاموش ہیں۔ ان کی شہادت کیسی ہے وہ ایسی ہے کہ باپ کی گود میں بچہ ہے، خوف ہے، وہ کئی ماہ سے سو نہیں سکتے ہیں کیونکہ ان کے سروں پر

drones منڈلاتے ہیں اور بمباری کی آوازیں آتی ہیں۔ بھوک اور خوف سے بلکتے بچے ہیں اور آخر میں اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ کس وقت ان پر یہ ڈرون میزائل مار دیں گے۔ ہر مسلمان کے لیے سب سے بڑی شرم کی بات پتا کیا ہے کہ امریکہ میں ایک فوجی نے اپنے آپ کو زندہ جلا لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے امریکہ میں ایک فوجی کا دل پلٹا جو مسلمان بھی نہیں تھا اور اسے اللہ تعالیٰ نے ایک نشان بنایا تاکہ ہم سب کے ضمیر جاگیں مگر مجال ہے۔ وہ مسلمان ممالک جو کہ رمضان میں اربوں روپوں کی زکوۃ دیتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق نہیں دی کہ ان کی طرف سے ایک آٹے کا تھیلہ وہاں پہنچ سکے، وہاں لوگ جانوروں کی خوراک کھا رہے ہیں۔ جو باپ اس روز آٹے کا تھیلہ لینے گیا تھا اس کی روح نے ضرور کہا ہو گا کہ میں اپنے بچوں سے شرمندہ ہوں کیونکہ وہ آٹے کا تھیلہ چھلنی تھا اور اس کے خون سے تربتر تھا۔ شرم کا مقام ہے نہ صرف ہمارے لیے بلکہ مسلمان دنیا اور so-called امہ کے ہر اس شخص کے لیے جس کے پاس استطاعت ہے اور جو کچھ نہیں کر رہا ہے اور وہ حکمران جن کی بات مانی جاتی ہے، خدا کرے ان کے تیل کے کنویں سوکھ جائیں، خدا کرے کہ وہ تمام نعمتیں ان سے چھین لی جائیں جس کی وجہ سے وہ آج اس دنیا میں حکمران بھی ہیں، مال دار بھی ہیں لیکن وہ ایمان کے کمزور ترین مقام پر ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کہا ہے وہ اس پر بھی پورے نہیں اترتے ہیں۔ آج یہاں جو جو بولے گا وہ کم از کم منہ سے تو برا کہیں گے کیونکہ ہمارے ہاتھ میں تو کچھ نہیں ہے لیکن ہم اپنے ارباب اختیار سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ اٹھیں۔ پاکستان واحد Muslim nuclear State ہے، اٹھیں اور کچھ بولیں، ہم ایوان اور آپ کے توسط سے یہ استدعا کرتے ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحبہ ہم آپ کے جذبات کی قدر کرتے ہیں۔ بہت شکریہ۔ سینیٹر فیصل جاوید صاحب۔ آپ نے اس resolution پر بات کرنی ہے۔

Senator Faisal Javed

سینیٹر فیصل جاوید: جی جناب۔ انتہائی سنجیدہ پہلو ہے اور اس پر بہت پہلے روز بات ہونی چاہیے تھی۔ پاکستان کو جس انداز میں یہ مقدمہ اٹھانا چاہیے تھا unfortunately اس انداز میں یہ نہیں اٹھایا گیا۔ نہ ہمارے Foreign Office نے اس انداز میں اٹھایا اور نہ ہماری حکومتوں نے اٹھایا۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلم دنیا خدارا ان تقاریر اور resolutions سے آگے نکلیں اور practical approach اپنائیں۔ ہمیں کوئی practical approach نظر نہیں آتی۔

انسانیت کا جو مظاہرہ کرنا چاہیے، جو انسانوں کے لیے درد رکھنا چاہیے، جو آواز اٹھانی چاہیے اس کی عکاسی ہوتے ہوئے ہمیں ہرگز دکھائی نہیں دیتی ہے۔ اس بابت جہاں ہم تمام مسلم ممالک کی بات کرتے ہیں سب سے پہلے تو پاکستان کو اپنا بڑھ چڑھ کر اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہم دوسروں پر تو انگلیاں اٹھاتے ہیں لیکن خود کچھ نہیں کرتے، یہ افسوس کا مقام ہے۔ ابھی Gaza Health Ministry کی رپورٹ آئی ہے کہ وہاں پر ایک ملین (دس لاکھ) لوگ infectious disease کا شکار بنے ہیں۔ وہ امداد لینے جاتے ہیں تو انہیں گولیاں ماری جاتی ہیں، انہیں امداد نہیں ملتی۔ ابھی پانچ منٹ پہلے کی میں آپ کو خبر دیتا ہوں کہ malnutrition کی وجہ سے سولہ بچے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور فوت ہو گئے ہیں۔ وہاں پر بچوں، خواتین کو جس بے دردی سے شہید کیا جا رہا ہے اور اس میں شدت آ رہی ہے لیکن آواز اُٹھانے والوں میں کوئی شدت نہیں آ رہی، کچھ feel ہی نہیں ہو رہا، انسانیت ختم ہو گئی ہے۔ پاکستان اقوام عالم میں آواز رکھتا ہے آپ نے دیکھا کہ جب عمران خان اس ملک کے وزیر اعظم تھے تو کس طرح سے اقوام متحدہ کے forum پر کھڑے ہو کر انہوں نے آواز اٹھائی تھی فلسطین کے لیے بھی، کشمیر کے لیے بھی اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ انہوں نے مسلم امہ کی ترجمانی کی تھی۔ میں Harvard میں تھا وہاں مجھے ایک student ملا he was from Egypt وہ پاکستان سے نہیں تھا Egypt سے تھا۔ اس کو پتہ چلا کہ میں عمران خان کی Party سے تعلق رکھتا ہوں تو اس نے کہا کہ please convey my message to the Prime Minister of Pakistan Imran Khan that we are proud of him. ہمیں ان پر فخر ہے کہ انہوں نے اقوام متحدہ میں صرف پاکستان کی نہیں بلکہ تمام مسلم امہ کی ترجمانی کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا message دیجیے گا کہ ہمارا سر فخر سے بلند ہیں۔

یہ ہے پاکستان کا مقام جب آواز اٹھانے کو آئیں تو آپ دیکھیں کہ کس طرح سے تمام مسلم ممالک آپ کی تائید بھی کرتے ہیں اور تعریف بھی کرتے ہیں۔ آج جب ہم نے دیکھا کہ اس student نے بات کی کہ حضرت محمد ﷺ کے ناموس کے تحفظ کے لیے جس انداز سے پاکستان نے اقوام متحدہ میں Islamophobia کے خلاف جس کے بعد مقدمہ لڑا کہ 15th March کو عالمی دن declare کر دیا گیا۔ آج مسلمانوں کی جو نسل کشی ہو رہی ہے، آج جو فلسطین پر ظلم و ستم ہو رہا ہے، آج جو کشمیر میں ہو رہا ہے کون آواز اٹھائے گا ان کے خلاف؟ پاکستان کا

فرض بنتا ہے اسلام کے نام پر بننے والا واحد ملک ہے یہ اور ہم آواز نہیں اٹھا رہے۔ ہمیں united ہو کر آواز اٹھانی چاہیے، ہمیں دنیا کو باور کرانا چاہیے کہ ہاں ہم ایک زندہ قوم ہیں ہم آواز اٹھا سکتے ہیں۔

یہاں پر protests ہوتے ہیں جب عام شہری نکلتے ہیں فلسطین کے حقوق کے لیے پوری دنیا میں لوگ نکلے ہیں، مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی نکلے ہیں۔ ان پر کوئی لاٹھی چارج ہوا؟ دنیا میں non-Muslim نکلے England, Europe, America, Australia, New Zealand میں لوگ باہر نکلے ہیں، انہوں نے اپنے protest register کیے ابھی بھی کر رہے ہیں۔ مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی ہیں فلسطین کے حقوق کے لیے باہر نکلتے ہیں، پر امن احتجاج کرتے ہیں، اپنی آواز record کراتے ہیں۔ بیرون ملک میں پاکستانی بھی نکلتے ہیں ہر اتوار کو کچھ نہ کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ پاکستان میں کیوں نہیں ہوتا؟ پاکستان میں باہر نکلتے ہیں تو ان پر لاٹھی چارج ہو جاتا ہے۔ فلسطین کے حقوق کے لیے نکلتے ہوئے ہم سب کو تو united ہونا چاہیے۔

ہماری حکومت کو ان چیزوں کو promote کرنا چاہیے کہ پر امن احتجاج کے لیے نکلیں۔

آج کے resolution کے through میں ایک message دینا چاہتا ہوں یہ resolution type ہو کر آ جاتی ہے، موقعہ مل جاتا ہے میں بھی تقریر کر لوں گا، آپ بھی بات کر لیں گے، وہ بھی بات کر لیں گے، سب کر لیں گے لیکن ضرورت اس عمل کی ہے کہ خدارا ان تقریروں سے اب باہر نکلیں اور practical approach اپنائیں، کوئی واضح حکمت عملی ہو۔ لوگ مرے جا رہے ہیں۔ Bob Gallen نے کہا تھا کہ:

How many deaths will it take till you realize that too many people have died? How many years one man have before he can hear people cry and how many deaths will it take till you realize that too many people have died? How many will it take?

کتنے؟ سینکڑوں کے حساب سے لوگوں کو مارا جا رہا ہے۔ اس لیے میں ایک ہی بات کروں گا کہ خدارا اس issue پر، کشمیر کے issue پر let's not do politics, let's be human beings ایک انسان بن جائیں انسانیت کے طور پر practical approach اپنائیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر کامران مرتضٰی صاحب۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضٰی: یہ resolution جب اس House میں آئی ہے، اس resolution کے آنے کے بعد ایک اسی طرح کا واقعہ پھر مزید ہو گیا ہے۔ اس میں شہدا کی تعداد کافی زیادہ ہے یہ message آیا ہے 04:03 پر یعنی بارہ منٹ پہلے اور اس میں کافی سارے لوگ شہید ہوئے ہیں۔ وہ بھی بے چارے امداد کے نام پر اکٹھے ہوئے تھے اور ان میں زخمی بھی بہت ہیں۔ ہم یہاں پر resolution لے آتے ہیں شاید یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے کہ ہم صرف دل میں برا سمجھتے ہیں۔ اس سے کمزور ترین درجہ شاید ایمان کا نہیں ہو سکتا جو ہمارا ہے اور ہم ان کو برا سمجھ کے یا دل میں برا سمجھ کے یہاں پر تھوڑی سی تقریر کر کے اس کے بعد بات ختم کر دیتے ہیں۔

میری ایک بہن نے کہا کہ اللہ کرے ان کے تیل کے کنویں سوکھ جائیں۔ اللہ وہ کرے یا نہ کرے لیکن اس سے پہلے کہ ہم ان تیل کے کنویں والوں کو کہیں، ہم اپنے گریبان میں جھانک کر تو دیکھیں کہ کیا ہم سے وہ ایمان کا کم تر درجہ بھی ادا ہو رہا ہے، ہماری جو leadership ہے اس کی طرف غور سے دیکھیں کیا ان میں ایمان کا کمزور ترین درجہ بھی ان کی طرف سے ادا ہوا ہے یا نہیں ہوا اور اگر نہیں ہوا تو پھر اس 23 لاکھ کی آبادی، ہم نے شاید غزہ کی پٹی میں 23 کے 23 لاکھ لوگوں کو مروانا ہے اسی طرح سے کہ ہر روز سو پچاس لوگ شہید ہوں گے اور وہ سو پچاس لوگ آہستہ آہستہ کر کے ان کی نئی نسل کی نسل کشی ہو رہی ہے۔ بچے مر رہے ہیں، عورتیں مر رہی ہیں، بوڑھے جوان سارے شہید ہو رہے ہیں اور ہم کبھی کبھی بیٹھ کر جب یاد آجاتے ہیں تو ہم ان کے لیے یا دعا کر لیتے ہیں یا اگر دوا ہے بھی تو وہ اتنی diluted ہے کہ اس دوا کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

یہ بدقسمتی ہے کہ چند دن پہلے میں ایک خبر پڑھ رہا تھا ہمارے ایک مسلمان ملک نے Ukraine کے لیے امداد کا جہاز بھیجا تھا۔ ہمیں Ukraine کے لیے تو انسانیت یاد آتی ہے کسی اور جگہ پر کوئی اور مسئلہ ہو وہاں پر بھی انسانیت یاد آتی ہے۔ یہاں جو انسانی حقوق کا مسئلہ ہے مذہب کو بھی ایک منٹ کے لیے side پر کر دیتے ہیں وہ تو ہمارا بھائی ہے، اسی طرح بھائی ہے جیسے آپ اور میں آپس میں بھائی ہو سکتے ہیں اگر اس کو الگ کر بھی دیا جائے تو انسان تو روز مر رہے ہیں اور بے گناہ مر رہے ہیں اور ماسوائے اس بات کے کہ ہم غم و غصے کا اظہار زیادہ سے زیادہ کر لیں اس کے علاوہ ہم کچھ

بھی نہیں کرتے۔ ظاہر ہے کہ یہ ہمارا جرم ضیعفی ہے کہ جو بھی کوئی بات کرے گا اس کو ان لوگوں کا ڈر ہے کہ خدانخواستہ ان کی طرف سے کوئی ایسا response نہ آ جائے جس کی وجہ سے جو slots ان کے لیے reserve کیے گئے ہیں وہ متاثر نہ ہو جائیں۔ صورتحال تو یہاں تک ہے کہ جو لوگ privately یا parties کی سطح پر جا کر Hamas کے رہنماوں سے ملے ہیں، غزہ کے دوستوں سے ملے ہیں۔ ان کو بھی مشکلات کا سامنا ہے ان کے لیے پاکستان کی زمین بھی تنگ کی جا رہی ہے۔ ان کے لیے پاکستان میں ہی مسائل پیدا کیے جا رہے ہیں۔

ہم اپنے باقی مسلم ممالک سے شاید شکوہ نہ کریں ہم پہلے اپنے حکمرانوں سے شکوہ کریں کہ ہمارے حکمرانوں نے اب تک ان کے لیے کتنا کام کیا ہے۔ ان کے لیے کبھی کسی International Forum پر آواز اٹھائی ہے کبھی کسی اور forum پر ایسی کوئی بات ہوئی ہے۔ امداد دی جا سکتی تھی practically دی جا سکتی تھی۔ ایسے بھی حالات نہیں تھے کہ وہاں border پر جا کر truck کے truck ہم کھڑے کر دیتے اور سینکڑوں ہزاروں truck کھڑے ہوتے اور تب امداد نہ پہنچ رہی ہوتی تو شاید ہم شکوہ بھی کرتے کسی سے کہ یہ زیادتی ہو رہی ہے۔ وہاں پر کوئی ایک بھی vehicle نہیں گئی کہ جس کا ہم شکوہ کریں اسرائیل سے یا کسی اور سے کہ امداد وہاں تک نہیں پہنچ رہی۔ بچے مر رہے ہیں، خواتین مر رہی ہیں، بوڑھے جوان مر رہے ہیں اس کو ماسوائے کہ ہم اسے condemn کریں اور اس کے بعد جب یہ resolution pass ہو جائے اس سے اگلے دن پھر اس سے بھی بڑا واقعہ خدانخواستہ ہو جائے ہمارے پاس شاید اس کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں رہی۔ دعا کریں کہ ہمارے اپنے حکمرانوں کو اللہ ہدایت دے دے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر عون عباس صاحب۔

Senator Aon Abbas

سینیٹر عون عباس: جس وقت سے Senate کا Session شروع ہوا ہے اس بات کو تقریباً ایک گھنٹہ پندرہ منٹ ہو چکے ہیں اور اس ایک گھنٹہ پندرہ منٹ میں تقریباً پانچ فلسطینی بچے شہید ہو چکے ہیں۔ Every 15 minutes ایک بچہ شہید ہو رہا ہے ہمیں شاید اس لیے feel نہیں ہوتا کیونکہ وہ بچہ ہمارا نہیں ہے اور اپنا بچہ نہ ہو تو شاید تقریر کرنے میں بہت مزا آتا ہے لیکن اگر دو منٹ کے لیے assume کیا جائے کہ وہ شاید ہمارا بچہ ہوتا تو تکلیف بہت ہوتی۔ اس وقت فلسطین

میں تقریباً دس ہزار بچے شہید ہو چکے ہیں۔ یہ وہ official number ہے جن کی لاشیں ملی ہیں۔ Total 35,000 شہدا ہیں۔ کچھ ایسے شہدا بھی ہیں جن کی لاشیں بھی نہیں ملیں۔ افسوس یہ ہے کہ جب ہم تقریر کرتے ہیں تو واقعی جذبات تو ضرور آتے ہیں لیکن اگر اس کا تھوڑا سا background دیکھ لیا جائے تو اس میں کہیں اپنے آپ کو بھی exposure ملتا ہے۔

جناب چیئرمین! بات یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ آج سے تقریباً تین سال پہلے خان صاحب نے ایک تقریر کی تھی۔ اس تقریر میں انہوں نے دو issues raise کیے تھے۔ ایک فلسطین کا تھا اور ایک کشمیر کا تھا۔ اس وقت جو بڑی بڑی طاقتیں تھیں۔ بڑی طاقتوں سے مراد مسلم امہ کے ممالک کی بات کر رہا ہوں۔ ان کے کان کھڑے ہوگئے۔ یہ کیا کرنے جا رہا ہے۔ سعودی عرب اور اسرائیل کے آپس میں تعلقات ٹھیک ہو رہے تھے۔ بازگشت یہ تھی کہ سعودی عرب اسرائیل کو تسلیم کرنے جا رہا ہے اور ہم پر بھی pressure ڈال رہے تھے back channel سے diplomacy ہو رہی تھی کہ شاید ہم بھی تسلیم کریں تاکہ ان پر pressure کم آئے۔ اسی وقت خان صاحب نے پھر کشمیر کا issue بہت زبردست طریقے سے raise کیا۔ اس کی بازگشت بھی مسلم امہ میں ہوئی کیونکہ سعودی عرب اور انڈیا کے ties بڑے شدید ہو رہے تھے لیکن ہم خاموش رہے کیونکہ پاکستان میں ان ممالک کے خلاف بات کرنا شاید ایسا ہے کہ وہ 25 لاکھ پاکستانیوں کو پاکستان واپس بھیجنے والی بات ہے۔ ان سے ڈر گئے۔ پھر اچانک ہمیں پتا چلا کہ Kuala Lumpur میں ایک summit ہونے جا رہا ہے۔ پھر ہم پر pressure ڈالا گیا کہ یہ summit نہیں ہوگا کیونکہ اس summit کا مطلب ہے کہ شاید پاکستان، ایران، ترکی اور ملائیشیا ایک نیا بلاک نہ بنالیں جو ان تیل پیدا کرنے والے ممالک کے خلاف نہ ہو جائیں۔ بات بڑھتی بڑھتی آج یہاں تک پہنچی ہے کہ جس وقت فلسطین میں ایک بچہ شہید ہوتا ہے اس وقت سعودی عرب اور ان تمام بڑے ممالک میں جو ہم سے بہت امیر ہیں وہاں پر concerts ہوتے ہیں۔ جناب چیئرمین! یقین جانیے افسوس اس چیز کا نہیں ہے کہ وہاں پر کیا ہو رہا ہے افسوس اس چیز کا ہوتا ہے کہ ہم کس طرح خاموشی سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں آج صبح BBC دیکھ رہا تھا تو امریکہ کی Vice President Kamala Harris فرماتی ہے۔ جو امداد ہم نے ہوا سے فلسطینی بچوں کے لیے غزہ میں پھینکی ہے، سننے میں آ رہا ہے کہ وہاں پر اتنی بھاگ دوڑ ہوئی اور لوٹنے کے لیے بہت زیادہ افراد

جمع ہوئے تھے کہ سو کے قریب بندے وہاں پر شہید ہوئے ہیں۔اس نے یہ خود لکھ دیا ہے۔ یہ میں اس کے ticker بتا رہا ہوں۔ وہ خود لکھتی ہے کہ وہاں پر لوگ گھاس کے پتے کھانے پر مجبور ہو چکے ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ امریکہ وہ ملک ہے کہ جب تیسری مرتبہ جنگ بندی کی درخواست UNO میں آئی تھی تو اس ملک نے ویٹو کر دیا کیونکہ یہ چاہتے ہیں کہ فلسطین کے بچے مریں۔ یہ دنیا کا وہ بڑا چوکیدار اور پہرہ دار ہے جس سے دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں کانپ جاتی ہیں لیکن جب اصول اور انصاف کی بات آتی ہے تو جنگ بندی کے خلاف ویٹو کی طاقت استعمال کرتا ہے کہ فلسطین میں جنگ نہیں روکی جائے گی کیونکہ اسرائیل نے ابھی ایک لاکھ فلسطینی مزید مارنے ہیں۔ اگر واقعی یہ آواز اتنی serious ہے اور تقریروں سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں تو پھر آگے بڑھیے۔ آج ایوان کی طرف سے متفقہ طور پر ایک قرارداد امریکہ کے خلاف منظور کرتے ہیں اور مذمت کرتے ہیں کہ تم اگر فلسطینی بچوں کی شہادت کے لیے ویٹو کرو گے تو یہاں بیٹھ کر پاکستان کا سب سے بڑا ایوان تمہیں condemn کرے گا۔ دنیا کو پتا ہونا چاہیے کہ ہم غیرت مند لوگ ہیں۔ دنیا کو پتا ہونا چاہیے کہ ہم تمہاری طرف انگلی کرکے اشارہ کر سکتے ہیں کہ تم ظالم ہو اور تم اتنے ہی شریک ہو جتنا اسرائیل شریک ہے۔ اگر ہمت ہے تو آج یہ قرارداد جمع کریں۔ جو جو اس پر سمجھتا ہے کہ ہم نے ہاتھ کھڑا کرکے اس کے خلاف کھڑا ہونا ہے تو ہو جائیں اور اگر نہیں تو خاموشی سے تقریر کرکے چائے پیتے ہیں اور اپنے گھر چلے جاتے ہیں۔ شام تک 50 بچے مزید شہید ہو چکے ہوں گے۔

جناب چیئرمین! یہ خون میرے اور آپ کے دامن پر ہے۔ ہم روک نہیں سکتے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ ہم صرف وہ کر سکتے ہیں جو ہمارے پاس ہے۔ آج اپنی طاقت کا استعمال کیجیے and let's see کہ آج اس ایوان میں کس میں ہمت ہے کہ امریکی سرکار کے خلاف آواز بلند کرکے ایک مذمتی قرارداد ان کے لیے پاس کرتے ہیں تاکہ دنیا کو پتا چلے کہ پاکستان کی سینیٹ نے امریکہ کے خلاف ایک مذمتی قرارداد پاس کی۔ پاکستان زندہ باد۔ عمران خان زندہ باد۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر خالدہ اطیب صاحبہ۔

Senator Khalida Ateeb

سینیٹر خالدہ اطیب: شکریہ، جناب چیئرمین! آپ نے مجھے ایک بہت حساس موضوع پر بولنے کا موقع دیا۔ میرے بہت سارے colleagues یہاں پر پر جوش انداز میں اپنا اظہار خیال کر چکے

ہیں لیکن بات جوش خطابت کی نہیں بات جذبوں کی ہونی چاہیے۔ ہم نے کراچی میں فلسطین سے اظہار یکجہتی کے لیے سب سے پہلے ریلی نکالی اور میں نے اسی ایوان میں یہ التماس کی تھی کہ اب حکومتی سطح پر بھی ہمیں کوئی ایسی ریلی نکالنی چاہیے تاکہ ہمارا ایک collectively message جائے کہ ہماری قوم اس بات پر شدید احتجاج کرتی ہے کہ اسرائیل غزہ کے مسلمانوں پر ظلم کر رہا ہے۔ ہم اتنا تو نہیں کر سکے کہ ابھی جو PSL ہو رہا ہے اس میں KFC کی product نے sponsor کیا ہے۔ کیا ہم اس کا بائیکاٹ نہیں کر سکتے تھے؟ کیا ہم اسرائیلی products کا بائیکاٹ نہیں کر سکتے۔ کیا ہم روزمرہ استعمال کی چیزوں میں اسرائیل کی چیزوں کو یہاں پر دکانوں میں رکھنے پر پابندی نہیں لگا سکتے۔ یہ کام حکومتی سطح پر ہونا چاہیے۔ حکومتی سطح پر ہم اتنا تو کر سکتے ہیں کہ جو اسرائیلی products ہیں ان کو پاکستانی اسٹورز پر ban کر دیا جائے۔ یہ پہلا قدم ہوگا۔ صرف پرجوش انداز میں تقاریر کرنے اور کسی کے خلاف قرارداد پاس کرنے سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ ہمیں عملی طور پر کوئی قدم اٹھانا ہوگا۔ جب تک ہم عملی طور پر کوئی قدم نہیں اٹھائیں گے ہماری اس ایوان میں کی گئی گفتگو کا کوئی فائدہ نہیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر تاج حیدر صاحب۔

Senator Taj Haider

سینیٹر تاج حیدر: شکریہ، جناب چیئرمین! ہمارا دکھ لامتناہی ہے لیکن ہمیں اصل وجوہات کی طرف جانا پڑے گا۔ سال 1974 میں ہم نے لاہور میں ایک اسلامی کانفرنس منعقد کی جو کہ القدس کی بازیابی کی طرف کی جانی تھی۔ اس سے پہلے جب جنگ ہوئی تھی تو شہید ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستان ائر فورس کے ہوابازوں کو بھیجا تھا اور انہوں نے اسرائیل کے جیٹ طیارے تباہ کیے تھے اور اسرائیلی فوج کو جو air cover ملا ہوا تھا وہ بھی ختم ہوگیا۔ 1974 کی اسلامی کانفرنس اسلامی تاریخ کا پہلا موقع تھا کہ جب تمام اسلامی ممالک کے سربراہ ایک چھت کے نیچے جمع ہوئے تھے اور انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ ہمارے جتنے بھی باہمی تنازعات ہیں ان کو مذاکرات کی میز پر طے کریں گے۔ ہم استعمار کے سامنے نہیں جھکیں گے۔ اس کانفرنس کا نغمہ مغربی استعمار کے خلاف تھا کہ ہم مغربی استعمار کے سامنے نہیں جھکیں گے اور جتنے بھی ہمارے مالی اور تیل کے وسائل ہیں، وہ ہم مسلم دنیا کی ترقی کے لیے استعمال کریں گے۔ شہید ذوالفقار علی بھٹو نے یہ بھی کہا تھا کہ oil should be used as a

weapon. صرف تیل کے دام بڑھانے پر ہم نے مغربی استعمار کو مشکل میں ڈال دیا تھا۔ جناب چیئرمین! یہ عملی اقدامات تھے۔ اس کا ردعمل بھی ہوا۔ اس کا ردعمل یہ ہوا کہ مغربی استعمار کے ایجنٹوں نے یہاں شہید ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی پر چڑھایا۔ شاہ فیصل قتل کر دیا گیا۔ قذافی کے خلاف پورا ایک محاذ بنایا گیا۔ اس طریقے سے ایک سبق دیا گیا کہ اگر آپ صیہونیت کے خلاف، برہمونزم کے خلاف یا امریکی استعمار کے خلاف کسی قسم کی جدوجہد کریں گے تو جدوجہد کرنے والوں کو سزا دی جائے گی۔

جناب عالی! اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ پاکستان خاموش ہے۔ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ ہم صرف قرارداد پاس کرکے اور ریلیاں نکال کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ مغربی استعمار کے سامنے ہمارا ہاتھ پھیلا ہوا ہے۔ جو طاقت آج اسرائیل کے پیچھے ہے اور جو طاقت آج ہندوستان کے پیچھے ہے وہ مغربی استعمار کی طاقت ہے اور ان کے پاس مالیاتی طاقت ہے۔ ایک بین الاقوامی مالیاتی سامراج ہے جس نے تمام ملکوں کو اپنے شکنجے کے اندر لے رکھا ہے۔ کیا ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہم سادہ زندگی گزاریں گے۔ ہم اپنے وسائل کے اندر رہیں گے۔ ہم خود انحصاری پیدا کریں گے اور اپنے ملکوں کو ترقی دیں گے۔ اگر ہم یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہم ان سے قرض نہیں لیں گے تو پھر شاید ہمیں وہ آزادی نصیب ہو جو بامعنی آزادی ہو اور جو ہمیں اس قابل کرسکے کہ ہم شہید ذوالفقار علی بھٹو کی طرح ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکیں۔ اس وقت پاکستان ٹوٹ چکا تھا لیکن شہید ذوالفقار علی بھٹو کی ہمت اپنی جگہ پر تھی اور وہ اس کے حوصلے کو توڑ نہیں سکے۔ وہ کھڑا ہوا اور اس نے استعمار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ مجھے پاکستان کے عوام پر اعتماد ہے اور میں پوری اسلامی اور تیسری دنیا کو متحد کر رہا ہوں۔ متحد اس بات پر کر رہا ہوں کہ ہم تمہارے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔

جناب عالی! اگر ہم غیرت مند ہیں، محترم سینیٹر عون عباس صاحب نے کہا کہ ہماری غیرت کو کیا ہوا، جی ہاں، ہماری غیرت گئی۔ اس لیے گئی کہ ہم نے ہاتھ پھیلایا۔ تو جھکا جب غیر کے آگے، نہ تن تیرا نہ من۔ اصل مسئلہ یہ ہے۔ اس لیے نہ صرف آج ہم یہ فیصلہ کریں اور پوری قوم یہ فیصلہ کرے کہ اسرائیل میں جو ظلم ہو رہا ہے، ہم اس کے خلاف ہیں، کشمیر میں جو ظلم ہو رہا ہے، ہم اس کے خلاف ہیں بلکہ فیصلہ یہ کریں کہ ہم اس قرض سے نجات پائیں گے، ہم ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ ہم کوشش کریں گے، محنت کریں گے اور سادہ زندگی گزاریں گے اور پاکستان کو اس کے پیروں پر کھڑا

کریں گے۔ جس دن ہم نے یہ کیا تو ہم ساری دنیا کے لیے مثال بنیں گے۔ جس دن ہم نے یہ بات کی تو تمام اسلامی ممالک اور تیسری دنیا کے ممالک ہمارے ساتھ ہوں گے اور کسی کی ہمت نہیں ہو گی۔ اسرائیل کچھ نہیں ہے، اس کے پیچھے جو امریکہ کی طاقت ہے، وہ اصل طاقت ہے۔ انھی کے بل بوتے پر وہ وہاں اتنے مظالم کر رہا ہے۔ اس طاقت کے سامنے جس دن ہم ہاتھ پھیلانا بند کر دیں گے تو ہم حقیقی آزادی حاصل کر لیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب۔

Senator Mohsin Aziz

سینیٹر محسن عزیز: ڈپٹی چیئرمین صاحب! بہت شکریہ۔ ہم یہاں کتنے resolutions, اور کتنے calling attention motions لے کر آئے لیکن سب عبث۔ ہم یہاں پر صرف اپنے جذبات کا اظہار کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ میں نے بھی آج آپ سے عرض کی کہ میرا نام بھی اس resolution میں شامل کر لیں تاکہ شہیدوں میں میرا نام بھی آ جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا نام ڈال دیا ہے بلکہ پورے ہاؤس کے اراکین کے نام اس resolution میں ڈال دیے ہیں۔

سینیٹر محسن عزیز: آپ نے نام ڈال دیا، آپ کی مہربانی لیکن اس کا فائدہ جس کو ہم پہنچانا چاہتے ہیں، سوال یہ ہے کہ آیا اسے اس کا فائدہ پہنچے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ قطعی طور پر ایسا نہیں ہوگا۔ ہم یہاں پر جب ذوالفقار علی بھٹو شہید کی بات کرتے ہیں تو ہم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ آج بھی ہماری حکومت ہے۔ آج ان کا نام کیوں نہیں لیا جاتا جو برسرِ اقتدار ہیں۔ ان کی زبان بندی کو ہم یہاں پر کیوں نہیں challenge کرتے؟ ان کی گفتگو یہاں کیوں نہیں ہوتی؟ ہمیں معلوم ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے ایک قدم اٹھایا تھا جس کی انہیں سزا بھی ملی لیکن ساتھ ساتھ ہم دیکھیں کہ آج وہ مسلمان کہاں چلا گیا ہے۔

یہاں پر ban کی بات ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک طریقہ ہے جو کہ ہم minimum طریقے سے یہاں پر کر سکتے ہیں۔ وہ بھی نہیں ہوتا۔ عمرہ کرنے کے بعد وہاں Starbucks کی دکان ہے، جہاں سارے بیٹھے ہوتے ہیں۔ Starbucks کے sponsors

کون ہیں، ہم سب کو معلوم ہے لیکن ہم یہاں بھی نہیں کہتے کہ جو میں ایک coffee پی رہا ہوں، جو کہ کہیں سے بھی مل سکتی ہے، اس کے عوض وہاں پر ایک بچہ شہید ہو رہا ہے۔ میں کچھ دن پہلے یہاں سے ایک delegation میں UN گیا تھا جہاں پر IPU کی کانفرنس ہو رہی تھی۔ اس میں ہم نے پاکستان کو represent کیا۔ وہاں پر کشمیر کی بات ہوئی اور فلسطین کی بات ہوئی لیکن جب اسرائیل کا nominee وہاں پر آیا تو اس نے 1926 سے بات شروع کی کہ اتنے لوگ فلاں سال میں جاں بحق ہوئے۔ اس سے پہلے کتنے مرے اور اور اس کے بعد کتنے۔ اس نے آخر میں بات 2023 پر ختم کی۔ وہ کہہ رہا تھا کہ those who died there, their problem was that they were Jews. That did not happen in isolation. Then we said to the world that we will retaliate. We will retaliate and will not stop until we get our homeland back. اس کے بعد اس کا جواب کسی مسلم ملک نے نہیں دیا۔ وہاں پر جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے، مسلم امہ کے کسی فرد نے اس کا جواب نہیں دیا۔ ہم یہاں بیٹھ کر اگر اس طرح کی بات کرتے ہیں، ہمیں اس کو probe کرنا چاہیے کہ مسلم امہ بک چکی ہے۔ اللہ معاف کرے، اس وقت ان کا قبلہ صرف امریکہ کی طرف ہے اور یورپ کی طرف ہے۔ جب تک یہ قبلہ درست نہیں ہوگا، یہ بچے مرتے رہیں گے، ہم یہاں پر تقریر کرتے رہیں گے لیکن تمام عبث۔

جناب! یہاں عمران خان کا یہاں نام لیا گیا، بالکل میں ان کی تائید کرتا ہوں، انہوں نے آج کے وقت میں کشمیر، اسلاموفوبیا اور فلسطین کے ایشوز کو بڑی دلیری اور واشگاف الفاظ میں UN کے سامنے پیش کیا۔ آج اس طرح کے جو لیڈرز ہیں، وہ representatives جو یہاں سے جاتے ہیں، ان کی زبان بندی کیوں ہو گئی ہے؟ ہمیں یہ بات یہاں بیٹھ کر discuss کرنی چاہیے، resolution اس معاملے پر آنا چاہیے کہ why, at least, voice is not being raised. آپ humanitarian ground کی بات کرتے ہیں، میں نے خود یہاں پر عرض کی تھی کہ مجھے بتا دیں کہ یہاں پر ہمارے سینیٹ کے جو لوگ ہیں، ہم جو اراکین یہاں بیٹھے ہیں، ہم نے کتنا contribute کیا ہے؟ ہم نے اس مقصد کے لیے کوئی contribution کی ہے؟ کیا ہم نے ایک ماہ کی تنخواہ تک ان کے لیے بھجوائی ہے؟ یہاں پر ہم جیسے اور آپ جیسے صاحبِ حیثیت لوگ بھی بیٹھے ہیں، ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھنا چاہیے کہ ہم بولتے کیا ہیں اور کرتے کیا ہیں۔

ہمارے قول و فعل میں بہت بڑا تضاد ہے۔ جب تک یہ تضاد رہے گا، طاقتور لوگ آتے رہیں گے اور ہمارے بچوں کو مارتے رہیں گے۔ ہم اسی طریقے سے پستے رہیں گے اور اسی طرح سے ہم یہاں پر صرف گفتگو کرکے اور چائے کا کپ پی کر چلے جائیں گے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت شکریہ۔ سینیٹر محمد ہمایوں صاحب۔

Senator Muhammad Humayun Mohmand

سینیٹر محمد ہمایوں مہمند: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں اس معاملے کو ذرا different طریقے سے دیکھتا ہوں۔ میں آج سوچتا ہوں کہ وہاں پر بچے ہیں، وہ زخمی ہوتے ہیں، ان کے ماں باپ، نانا، نانی، دادا، انہیں جب ہسپتال لے کر جاتے ہیں تو وہاں پر local anaesthesia نہیں ہوتا، وہاں پر general anaesthesia نہیں ہوتا۔ ان کے زخموں کو بغیر local and general anaesthesia کے stitch کیا جاتا ہے۔ اب آپ پانچ سیکنڈز کے لیے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور سوچیں کہ وہ جو بچے ہیں، وہ آپ کے نواسے، نواسیاں یا آپ کے بچے ہیں۔ اس بچے کو زخمی حالت میں آپ نے ہاتھوں میں پکڑا ہوا ہے اور ایک ڈاکٹر اس کو بغیر local anaesthesia کے stitch لگا رہا ہے۔ کتنی تکلیف ہوتی ہے؟ آپ لوگ سوچیں کہ کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ کبھی آپ میں سے کسی نے اپنے بچے کو ہاتھ میں پکڑا اور ڈاکٹر اسے ٹیکہ لگا رہا ہو، آپ نے کبھی وہ تکلیف برداشت کی ہے۔ اس تکلیف کو آپ کیسے برداشت کریں گے؟ میں تو نہیں کر سکتا۔

لوگوں سے سنا تھا کہ holocaust کیا ہوتا ہے۔ آج میں دیکھ رہا ہوں کہ holocaust کیا ہوتا ہے۔ It is the systematic destruction and slaughter of the people at large scale. This is the holocaust. ہم نے تو نہیں دیکھا کہ اس وقت کیا ہوتا تھا لیکن ہم آج دیکھ رہے ہیں کہ holocaust کیا ہوتا ہے۔ ہم لوگ یہاں پر کھڑے ہو کر کہہ رہے ہیں کہ ہم لوگوں کو resolutions pass کرنی چاہییں، یہ کرنا چاہیے اور وہ کرنا چاہیے لیکن آپ لوگ ایک مرتبہ آنکھیں بند کرکے سوچیں تو سہی کہ آپ کے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں آپ کے ہاتھوں میں ہیں اور ان کو اس طرح treatment دی جارہی ہے۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ ہم لوگ کیا کر سکتے ہیں۔ یہ کہنے کی حد تک ہے لیکن آپ ایک مرتبہ اسے سوچیں۔

مجھے افسوس ہوتا ہے، میرا خیال یہ تھا کہ ہمارے newly elected پرائم منسٹر صاحب اپنی تقریر کا سب سے بڑا حصہ اس ایشو کو دیں گے لیکن پھر مجھے یاد آیا، جیسے ابھی تاج صاحب نے کہا، انہوں نے تو کہا تھا کہ .we are beggars, we cannot choose ہم واقعی نہیں choose کر سکتے۔ ہمارے لیے غریب ہونا اور کچھ مانگنا ایک بات ہے لیکن غیرت مند ہونا اور بات ہے، ایک غریب بھی غیرت مند ہو سکتا ہے۔ ہم نے اس کی مثال بھی دیکھی تھی کہ اسی غریب قوم میں سے ایک غریب لیڈر نے کھڑے ہو کر کہا تھا کہ ."Absolutely not" کبھی اپنے زورِ بازو پر بھروسہ تو کر لو۔ ہاں! ہمیں یاد ہے کہ شہید ذوالفقار علی بھٹو صاحب نے یہ کہا تھا لیکن وہ ہے کہ؛ تھے تو آبا وہ تمہارے ہی مگر تم کیا ہو؟ آج ہم میں وہ ہمت کیوں نہیں ہے؟ آج جب ہم کہتے ہیں کہ بھٹو زندہ ہے تو وہ بھٹو کہاں ہے، وہ کہاں زندہ ہے؟ میں نے تو کسی سے وہ آواز نہیں سنی۔ آج جو اپنے آپ کو کہہ رہے تھے کہ میں 3rd generation ہوں، انہوں نے آج اپنی تقریر میں فلسطین کے بارے میں کوئی زور نہیں دیا یا ایسی کوئی بات نہیں کہی، میں نے تو نہیں سنی۔ کہاں ہے وہ بھٹو؟

جناب والا! ہم لوگوں کو ان قراردادوں سے کچھ نہیں ملے گا اور ہم کچھ کر بھی نہیں سکیں گے۔ آج بھی اصل چیز یہی ہے کہ جیسے ذوالفقار علی بھٹو نے اُس وقت Air Force کو کہا تھا، میرے خیال میں وقت آگیا ہے، اُس پار یا اِس پار، ڈرنا کس بات کا، ایک دن مرنا تو ہے پھر کس بات کا ڈرنا۔ جناب والا! ہمیں اس سے آگے جانا چاہیے اور وقت آگیا ہے کہ ہمیں as a nation کھڑے ہو جانا چاہیے۔ پلوشہ صاحبہ کہہ رہی تھیں کہ سب سے نچلے درجے کا اسلام، تو ہم سب سے بڑے درجے کے اسلام میں کیوں نہیں جا سکتے؟ ہم آگے بڑھ کر انہیں کیوں نہیں روک سکتے؟ ہمیں اب اُس طرف جانا پڑے گا، اس سب سے نچلے درجے سے نکل جائیں، let's go to the next level. زورِ بازو سے روکیں یا پھر خود اس راستے میں شہید ہو جائیں لیکن .enough ایک مرتبہ پھر آنکھیں بند کریں اور سوچیں کہ یہ آپ کے نواسے نواسیاں تھیں جو آپ کے ہاتھ میں تھے اور جن کی اس طرح treatment ہو رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر روبینہ خالد صاحبہ۔

Senator Robina Khalid

سینیٹر روبینہ خالد: شکریہ، جناب چیئر مین! ہم نے بہت اچھی باتیں سنیں۔ میرے ساتھی فلسطین کے حوالے سے کافی بولے، واقعی جو کچھ وہاں ہو رہا ہے وہ کسی صورت بھی قابل قبول نہیں ہے۔ ہم روزانہ وہاں کے بہت تکلیف دہ مناظر دیکھتے ہیں، سنتے ہیں لیکن افسوس کچھ نہیں کر سکتے۔ ہمیں آگے بڑھنے کے لیے کوئی لائحہ عمل تیار کرنا ہو گا اور اس کے لیے سب سے ضروری ہے کہ اس وقت تمام سیاسی جماعتیں اپنے اپنے اختلافات بھلا کر فلسطین اور ملک کے دوسرے مسائل جو بہت زیادہ ہیں، ان کے لیے سب کو مل کر بیٹھنا پڑے گا کیونکہ ہماری آپس کی لڑائی میں سب سے زیادہ نقصان ملکی مفاد کو پہنچ رہا ہے اور اس کے بعد پاکستان کے عوام کو پہنچ رہا ہے۔

جناب والا! میں آپ سب کی توجہ ایک اور طرف مبذول کروانا چاہوں گی۔ میں بہت دیر سے انتظار کر رہی تھی کہ اس پر کوئی بات کرے گا لیکن کسی نے بات نہیں کی۔ اس وقت طوفانی بارشوں نے خیبر پختونخوا میں جو تباہی پھیلائی ہے، یہاں اس کا ذکر کسی نے نہیں کیا، تقریباً بیس سے زائد لوگ اپنی جان کی بازی ہار چکے ہیں، درجنوں زخمی ہیں، ان کا ذکر کیوں نہیں ہوتا؟ وہاں بھی تو امداد کی ضرورت ہے، وہ بھی اس پاکستان کے شہری ہیں۔ اگر ہم فلسطین میں امداد نہیں پہنچا سکتے یا ہماری مجبوریاں ہیں تو اِن لوگوں کی مدد تو ہم کر سکتے ہیں، اس سے ہمیں کوئی نہیں روک سکتا۔ میں آپ کے توسط سے ایوان کے تمام ممبران سے اپیل کروں گی کہ اس وقت خیبر پختونخوا کی صورت حال پر بھی نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔

جناب چیئر مین! یہاں بار بار غیرت کی بات ہوئی کہ ہماری غیرت سو چکی ہے۔ تاج حیدر صاحب اور ڈاکٹر ہمایوں مہمند نے بھی غیرت کی بات کی۔ یہاں بارہا غیرت کی بات ہوتی ہے لیکن بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے، میں اپنے صوبے کی بات کروں گی کیونکہ میں یہاں اس صوبے کی نمائندگی کر رہی ہوں، کچھ دنوں پہلے خیبر پختونخوا اسمبلی میں ایک خاتون parliamentarian کے ساتھ جو کچھ ہوا، اس کی مذمت یہاں کسی نے کیوں نہیں کی؟ ہم سب بڑی بڑی تقاریر کر رہے ہیں، باتیں کر رہے ہیں لیکن ہم اخلاقی طور پر تباہ ہو گئے ہیں، غیرت تو بہت دور کی بات ہے، کوئی اس کی بات کیوں نہیں کرتا؟ جب میں نے اس کی videos اور دوسری چیزیں دیکھیں، یقین کریں میرا دل چاہتا ہے کہ میں سیاست چھوڑ دوں، اگر سیاست اس کا نام ہے، اگر

عوام کی نمائندگی اس طرح کرنی ہے تو بہتر ہے کہ شریف اور اچھے لوگ جو سیاست کرتے ہیں، وہ اپنے گھروں میں بیٹھ جائیں۔ یہ پورے ماحول کو اس نہج پر لے آئے ہیں۔

جناب چیئرمین! آپ سب role models ہیں، آپ اس چیز کو کیوں نہیں سمجھتے؟ مجھے کم از کم مشتاق صاحب سے توقع تھی کہ وہ اس معاملے کو اٹھائیں گے لیکن شاید مشتاق صاحب کو یاد نہیں رہا۔ خاص طور پر آپ کا صوبہ، میرا صوبہ جہاں عزتیں سانجھی ہوتی ہیں، جہاں دشمن کی عورت بھی قابل عزت ہوتی ہے، جہاں دشمن کی عورت اگر گھر میں آجاتی ہے تو بڑے بڑے لوگ اس کے آگے سر جھکا دیتے ہیں، جناب والا! ایسا ہے یا نہیں ہے؟ جب جرگے میں عورت آجائے تو لوگ ساری دشمنیاں بھلا دیتے ہیں جبکہ یہاں پر وہ الفاظ بتائے نہیں جاسکتے جو وہاں استعمال کیے گئے۔ اگر پارلیمنٹ کا یہ حال ہے تو پھر آپ کو عام آدمی سے کیا توقع ہے؟ عام آدمی تو جو بھی کرے، جو بھی کہے۔ ہم اپنی نئیgeneration کو کیا سبق پڑھا رہے ہیں؟ میں امید کرتی ہوں کہ میرے اس طرف بیٹھے ہوئے ساتھی اور اُس طرف بیٹھے ہوئے ساتھی سب اس بات کی مذمت کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔

سینیٹر روبینہ خالد: جناب والا! اس ایوان کو unanimous resolution pass کرنی چاہیے کہ اس طرح کی حرکت کبھی بھی معاف نہیں کی جائے گی۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بھٹو زندہ ہے کہ نہیں ہے، بھٹو زندہ ہے، ہر form میں زندہ ہے۔ ہمارے ہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ کسی خاتون کی اس طرح تذلیل کی جائے۔ سندھ اسمبلی میں ایک واقعہ پیش آیا تھا، حالانکہ وہ کوئی اتنی بڑی بات نہیں تھی، اس کو ہماریleadership نےpublically جا کر social media پر condemn کیا اور پھر اس ممبر کو اس خاتون سے جا کر publically معافی مانگنی پڑی۔ اس طرح سے لوگ زندہ ہوتے ہیں، اس طرح سے سوچیں زندہ ہوتی ہیں، اس طرح سے تحریکیں زندہ ہوتی ہیں۔ جو کسی کی عزت کرنا جانتے ہیں، جو عزت کو سمجھتے ہیں اور جو اصولوں کو سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین! خیبر پختونخوا اسمبلی میں ہونے والا واقعہ کسی طور پر بھی قابل قبول نہیں ہے۔ میری یہاں بیٹھے ہوئے colleagues سے demand ہے کہ جو بھی وہ ممبر ہے، اس سے resignation لیا جائے، اس سے چھوٹی سزا اس کے لیے کوئی نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایوان کی galleries میں آنے والے عامر شہزاد صاحب،ڈاکٹر ارسلان صاحب، شاہین خان صاحب، چوہدری عثمان صاحب، چوہدری علی صاحب اور تیمور صاحب کو ہم ایوان میں welcome کرتے ہیں۔ جی کامل علی آغا صاحب۔

Senator Kamil Ali Agha

سینیٹر کامل علی آغا: شکریہ، جناب چیئرمین! یوں تو کہا جاتا ہے کہ ظلم بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے لیکن practically ہم نے یہ دیکھا ہے کہ جب بھی دنیا میں مسلمانوں پر ظلم ہوا ہے، وہ جاری و ساری رہا ہے۔ فلسطین کے مسئلے کو 60سال سے زائد ہو چکے ہیں۔ اسرائیل فلسطینیوں کو امریکہ کی پشت پناہی اور سرپرستی میں ذبح کیا جارہاہے اور یہ تواتر کے ساتھ کر رہا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ ہم مسلمان جو دنیا میں آبادی کے لحاظ سے تین ارب تقریباً اور 50 سے زائد ممالک ہیں، ایک ہماری تنظیم بھی ہے، اسلامی ممالک نے اپنی ایک فوج بنا رکھی ہے جس کا خوش قسمتی یا بد قسمتی سے آج بھی ہمارا ہی ایک جرنیل سربراہ ہے لیکن مسلمان دنیا میں ظلم کا شکار ہیں۔ جب آپ غور کرتے ہیں تو ان ظالموں کی کسی نہ کسی طریقے سے امریکہ پشت پناہی کر رہاہے اور اس حوالے سے ہماری کوئی strategy نہیں ہے۔ میں معافی کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی کوئی متحدہ strategy آج تک سامنے نہیں آسکی ہے چاہے وہ کشمیر، فلسطین یا دنیا کا کوئی بھی خطہ ہو جہاں تواتر کے ساتھ مسلمانوں پر ظلم ہوا یا ہو رہاہے۔ ان کے ساتھ باقاعدگی، حقیقی اور دلی طور پر اتحاد کے ساتھ دادرسی نہیں کی جارہی اور پردہ پوشی سے کام لیا جارہا ہے۔ یہ کہہ لیں کہ بس diplomacy چلائی جارہی ہے اور صرف دکھانے کے لئے ہے۔ یوں تو امداد کے لئے پاکستان بھی اب تک وہاں چوتھا جہاز بھیج چکا ہے اور یہ معلوم بھی ہے کہ امداد کے لئے راستہ نہیں دیا گیا اور نہ دیا جائے گا۔ مسلمانوں کی طرف سے خوراک، ادویات اور دیگر امداد کے راستے کے لئے کوئی مشترکہ جدوجہد بھی نہیں کی جارہی ہے۔ اگر یہ متحد ہو کر کوشش کریں تو مسلمان اتنے بھی کمزور نہیں ہیں کہ ان چیزوں کے لئے راستہ نہ بنا سکیں۔ یقین اور تجربے سے یہی ثابت ہوا ہے کہ ہر کوئی اپنی ذات، بادشاہت اور اقتدار بچانے کے چکر میں ہے۔ ہر کوئی یہی سمجھتا ہے کہ اقتدار کا دروازہ امریکہ میں کھلتا ہے۔ یہ حقیقت ہے اور اس حقیقت سے نکلنے کے لئے کسی کی بھی تیاری نہیں ہے۔

جناب! ابھی سینیٹر تاج حیدر صاحب نے بڑی اچھی بات کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ذوالفقار علی بھٹو نے 1974 میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد کرکے یہ دروازہ کھولا کہ مسلمان اپنے survival اور عام آدمی کی فلاح کے لئے متحدہ جدوجہد کریں۔ آپ دیکھیں کہ اس ایک کانفرنس نے یک مشت کئی دروازے کھولے۔ اس کے بعد ذوالفقار علی بھٹو کے راستے میں کئی رکاوٹیں آئیں اور انہیں پھانسی کے پھندے تک پہنچایا گیا۔ انہیں پھانسی کے پھندے تک پہنچا کر یقیناً یہ ثابت کیا گیا کہ جو بھی آئندہ ایسی کوشش کرے گا، اس کے ساتھ بھی یہی ہوگا۔ غزہ میں کئی اندوہناک، ظلم و جبر کی انتہا اور رونگٹے کھڑے ہونے والے واقعات ہو رہے ہیں اور بربریت کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے کہ دنیا میں اس سے پہلے اس قسم کی کوئی مثال نہیں ملتی ہے۔ آج صبح کی بات ہے۔ میں ابھی سینیٹر مشتاق صاحب کو بھی بتا رہا تھا۔ سوشل میڈیا پر میں نے دیکھا کہ بچوں اور نوجوانوں کو پینے کے پانی کے لئے پہلے اکٹھا کیا جاتا ہے اور جب وہ اکٹھے ہو جاتے ہیں تو ان پر بم گرائے جاتے ہیں اور انہیں شہید کر دیا جاتا ہے۔ یعنی ایسا ظلم دنیا میں پہلے کہیں بھی ہوتا ہوا نہیں دیکھا گیا ہے۔ آج بچے نہیں بلکہ بوڑھے بھی سڑک پر جمع ہوا بارش کا پانی پیتے ہیں۔ روزانہ کی بنیاد پر یہ سب سوشل میڈیا دکھا رہا ہے۔ بہت سارے لوگ سوشل میڈیا کی مخالفت کرتے ہیں لیکن اگر اس کا مثبت انداز میں استعمال ہو تو اللہ تعالیٰ نے انسان کے ذریعے ایک ایسی معلومات فراہمی کا ذریعہ پیدا کیا ہے کہ ہر لمحے کی خبر ملتی ہے۔

جناب! وہاں ایسے بے شمار واقعات ہوئے۔ تین، چار واقعات ایسے ہوئے کہ پہلے غزہ کے لوگوں کو شمال کی طرف دھکیلا گیا کہ ادھر بچت ہے۔ جب وہ وہاں قافلے کی صورت میں ہزاروں کی تعداد میں جا رہے تھے تو ان پر بمباری کی گئی اور انہیں شہید کیا گیا۔ یہ تین، چار مرتبہ ہو چکا ہے اور on record ہے۔ Recently جو واقعہ ہوا، یہ genocide سے بھی بڑا ہے۔ اسرائیل امریکہ کے ذریعے فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہا ہے اور یہ تواتر کے ساتھ جاری ہے۔ ہمارا یہ حال ہے کہ ہم نے امداد کی خاطر چار جہاز بھیجے اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں توفیق دیں کہ ہم متحد ہو کر ان کے لئے جدوجہد کریں۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس کے متعلق ہمیں پیدا ہوتے ہی بتایا اور پھر پڑھایا گیا کہ فلسطینی ہمارے بھائی ہیں اور ان کے لئے جدوجہد کرنی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ان دنوں میں فلسطینیوں کے لئے لوگوں میں یہ کوشش اور جہد تھی اور بڑے، بڑے مظاہرے بھی ہوتے تھے۔ اب جماعت اسلامی کے سوا کوئی اور جماعت مجھے زیادہ تعداد میں احتجاج کرتی نظر نہیں آئی۔ میں

انہیں اس چیز کے لئے appreciate کرتا ہوں۔ میں جماعت اسلامی اور خاص طور پر مولانا سراج الحق صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑے جہد اور دلی طور پر پاکستان میں اس جدوجہد کو زندہ رکھا ہوا ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم اس میں اپنا حصہ ڈالیں اور اس جدوجہد کو آگے بڑھائیں۔ یہ حب بڑھنی چاہیے۔ اگر دوستوں اور دشمنوں کی خواہشات کے مطابق اسے دفن کیا جاتا رہا تو ایک دن ہمارا نام بھی کہیں نظر نہیں آئے گا اور اس کے بعد پچھتاوا ہی پچھتاوا ہوگا۔ میں سینیٹر پلوشہ محمد زئی اور سینیٹر افنان اللہ خان کو appreciate کرتا ہوں کہ انہوں نے اس Resolution کی ابتداء کی۔ میں نے بھی اس دن یہ کہا تھا کہ اسے ایک Resolution کی صورت میں لایا جائے۔ بعد میں انہوں نے کوشش کی اور بڑا اچھا کیا کہ اسے لے آئے۔ میری خواہش ہے کہ اگر اس میں یہ add ہو جائے تو بڑی اچھی بات ہے۔ یہودیوں کی products جن کو کئی صورتوں میں پاکستانیوں اور مسلمانوں کو franchise دے کر اسے cover کیا ہوا ہے، چھپایا ہوا ہے، کم از کم ہم پاکستان میں ان products کا boycott کریں، بڑے ثابت قدمی کے ساتھ ان کا boycott کریں تو یقین کریں کہ یہ سارے راستے کھل جائیں گے۔ اگر ہم رمضان شریف میں ایک ماہ کے لیے ان کی تمام اشیاء کا مکمل boycott کریں جو پاکستان میں کھلے عام بک رہی ہیں، کوئی دکان ایسی نظر نہیں آتی جس میں ان کی چیزیں موجود نہ ہوں، ایک پردے میں چھپے ہوئے کاروبار کرتے ہیں، ان کے پیچھے یہودی ہوتے ہیں۔ یہودی اتنے مضبوط ہیں کہ امریکی بھی ان کے محتاج ہیں۔ اگر ہم ان کی products کا boycott کر کے انہیں زِک پہنچائیں تو امریکہ بھی ان کی امداد کے لیے آپ کو راستہ لے کر دے گا اور ceasefire بھی ممکن ہو سکے گی، صرف اس ایک طریقے سے، کیونکہ دنیا میں یہودیوں کی اہمیت صرف پیسا ہے۔ وہ پیسے کا نقصان برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر پاکستان میں یہ ابتداء کی جائے گی تو یہ initiative دوسرے مسلمان ملکوں میں آگے بڑھے گا اور ان شاءاللہ آپ دیکھیں گے کہ غزہ میں ceasefire ہو گی، بات چیت کا راستہ نکلے گا خوراک اور ادویات پہنچانے کا اور ان کی امداد کا راستہ بھی کھلے گا۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ سب سے میری گزارش ہے کہ صرف دو دو منٹ بات کر لیں کیونکہ ہم نے ایجنڈا بھی لینا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھی۔ جی سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: کامل علی آغا صاحب نے جو recommendation دی ہے، وہ ڈال دیں۔ سینیٹر صاحبہ! میں آپ کو موقع دے رہا ہوں۔ جی سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Senator Saifullah Abro

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! کافی دوستوں نے اس موضوع پر بات کی ہے، میرے خیال میں ابھی مجھے کیا کہنا چاہیے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بڑا اہم موضوع پر قرارداد ہے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جی ہاں، میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ہم سب کو serious step لینا چاہیے۔ ہمیں تو تین سال ہوئے سینیٹ میں آئے ہیں، کافی سینئر دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہاں discussion ہوتی ہے اور گھر چلے جاتے ہیں، پھر موضوع ختم ہو جاتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ سینیٹ سے ایک وفد جانا چاہیے اور وہاں فلسطینیوں کے ساتھ ان کی لڑائی لڑیں جو وہ اپنی آزادی کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔

نمبر ۲، کل جو ایک وزیراعظم مسلط کیا گیا ہے، میں تو اس کو بھی مشورہ دوں گا کہ وہ اپنے مسلط MNAs کے ساتھ پہلے فلسطین جائیں۔ یہاں سے جتنے بھی resources ہیں، ان کو چاہیے کہ وہ فلسطین لے جائیں۔ یہ چار جہاز، جیسے کامل علی آغا صاحب نے کہا کہ جہاز بھیج کر، بس بڑی بات ہو گئی۔ یہاں ہم کوئی بھی عملی کام نہیں کرتے۔ ابھی پلوشہ بی بی نے بھی کہا کہ اس موضوع پر بات کرنی چاہیے۔ جب بھی کوئی discussion ہوتی ہے، ہمارے کافی دوست اِدھر اُدھر چلے جاتے ہیں۔ اس ایجنڈے کو جمعے والے دن issue کیا گیا تھا، یہ تو پاکستان کے youth پر ایسا حملہ ہے جیسے ابھی ہم فلسطین آزادی کے لیے بات کر رہے ہیں، جو قرارداد لائی گئی تھی، مجھے تعجب ہے کہ یہ قرارداد ایجنڈے میں include کیسے ہوئی ہے۔ پاکستان کے youth کی تذلیل کر کے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب! جو رکن ایوان میں جو business دیتا ہے، ہم وہ لگا دیتے ہیں۔ جو رکن کوئی قرارداد یا تحریک یا بل دیتا ہے، یہ ہماری ذمہ داری ہے، ہم اراکین کا House business لیتے ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب! نہیں لگانا چاہیے، ہمیں خیال کرنا چاہیے کیونکہ پیپلز پارٹی نے خود اس کی تردید کی ہے، مذمت کی ہے کہ ہم نے اسے پارٹی سے نکال دیا ہے۔ پاکستان کے جو

ساڑھے بارہ کروڑ نوجوان ہیں، یہ ان کی تذلیل ہے۔ اسے withdraw کرنے سے وہ ختم ہو جاتا۔ اس نے تذلیل کی کہ ٹک ٹاک، یوٹیوب، فیس بک، یہ سارے بند کیے جائیں۔ یہی نوجوان تھے جنہوں نے پاکستان میں جہاد کیا، پاکستان کی حفاظت کی ہے۔ ان جیسے لوگ تھے جنہوں نے تباہی پھیلائی۔ میں تو اس قرارداد کو continuation کہوں گا۔ اس ایوان سے elections کو ملتوی کرنے کے لیے جو resolution pass کی گئی تھی، یہ بندے اس میں بھی شامل تھے۔ یہ بندہ وہی ہے، میں تو کہتا ہوں کہ بے شک اس نے آج withdraw کی ہے۔ آج اس ایوان میں اس کی مذمت کرنی چاہیے، مذمت کی قرارداد pass ہونی چاہیے۔ میں پورے پاکستان کی youth سے یہ appeal کرتا ہوں کہ اس کو ملامت کی علامت بنا دیں، اس بندے نے جو پاکستان کی youth کے لیے لکھا ہے کہ youth ہمیشہ غلط کام کرتی ہے۔ آج پاکستان کی youth نے اپنے حقوق کی حفاظت کی ہے۔ کل آپ نے دیکھا کہ کیا ہوا۔ یہ کہتا ہے کہ ہم نے youth کو بند کرنا ہے، ان کی آواز کو ختم کرنا چاہیے۔

جناب چیئرمین! آپ نے کل دیکھا کہ وزیراعظم نے اپنا حلف لیا، انہوں نے اپنی تقریر میں کہا کہ اگر ہمیں 2030 تک وقت ملا تو میں ملک کو G-20 میں لے جاؤں گا۔ یہ ایسے G-20 میں لے جائیں گے؟ مجھے تعجب ہے، یقین کریں میں کل سو نہیں سکا۔ وہ 2029 کہتے تو پھر بھی بات بنتی، میری تو ابھی سے کانپیں ٹانگ رہی ہیں، ان کا مقصد ہے کہ ان کو اگلا tenure بھی چاہیے۔ 2029 میں پانچ سال ہوں گے، ان کو 2030 میں G-20 میں جانے کے لیے پانچ سال اور چاہییں۔ ان کو تو اعلان کرنا چاہیے تھا، اچھا یہ G-20 میں ملک کو لے جائے گا۔ کل جب عمر ایوب صاحب نے تقریر شروع کی، جو وزیراعظم کے لیے پی ٹی آئی کا امیدوار تھے تو پی ٹی وی پارلیمنٹ نے اس کی آواز بند کر دی۔ آج جتنے لوگوں نے تقاریر کی ہیں، ان کی آواز بند کر دی۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ resolution پر بات کریں براہ مہربانی، بڑی important resolution لے کر آئے ہیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: بات یہ ہے کہ یہ ہمارے ملک کو فلسطین بنا دیں گے۔ میں اپنے ملک کو تو بچاؤں، ایسا نہ ہو کہ میں فلسطین کی بات کرتے کرتے اپنے ملک کو فلسطین تک لے جاؤں۔ پھر مجھے آواز اٹھانے کے لیے موقع بھی نہ ملے۔ میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ یہاں بڑے ظلم ہو رہے

ہیں اور میں ان کی آواز نہ اٹھاؤں۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے آگے لے جانا ہے۔ بھائی! کیسے لے جاؤ گے؟ آپ ایک تقریر نہیں سن سکتے، ڈیڑھ گھنٹے کا بھاشن، میں ٹی وی پر دیکھ رہا تھا کہ بڑے میاں صاحب اسے اتنے غصے سے دیکھ رہے تھے کہ مجھے ایک پل ایسا بھی لگا شاید اس کو تھپڑ نہ مار دے کہ بیٹھ جاؤ، زیادہ بات نہ کرو کیونکہ وہ اتنا جھوٹ بول رہا تھا اور پورے پاکستان کے عوام دیکھ رہے تھے۔ بڑے میاں صاحب اتنے غصے سے بیٹھے، آپ نے دیکھا کہ ایک پل کے لیے اس کو ہنسی نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابڑو صاحب! براہ مہربانی resolution پر آئیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جی میں اسی پر آتا ہوں۔ میری یہ گزارش ہے کہ پاکستان کی youth کی آواز بند کرنے کے لیے یہ جو قرارداد لائی گئی، جسے اس کی جماعت نے disown کیا ہے۔انہوں نے کہا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب! قرارداد کو واپس لے لیا، اس کو چھوڑ دیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! پورے پاکستان میں نام بنانے کی یہ ایک کوشش تھی۔ صرف آدھے منٹ کا وقت لوں گا۔ ایک بڑا آدمی تھا، اس نے اپنے بیٹے کو کہا کہ بیٹا! میں نے تو بڑے کام کیے ہیں، بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا! میرے مرنے کے بعد کوشش کرنا کہ دو چار قتل کر دینا، کوشش کرنا لوگوں سے لڑائی جھگڑا کرنا، مطلب تم نے نام بنانا ہے۔ ابھی یہاں ladies بیٹھی ہیں، میں زیادہ نہیں کہہ سکتا، آخر اس کے باپ نے کہا اگر کچھ نہ کر سکو تو کچھ گندا کام کر کے نام بنانا۔ اس بندے نے یہ resolution لا کر اپنا نام بنانا چاہا تاکہ پاکستان کے پورے چوبیس کروڑ عوام اس کو ملامت کرے۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: مہربانی، ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: میں پاکستان کی youth سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ پاکستان کی youth اس کو ذلیل و خوار کر دے گی، جس طریقے سے اس نے یہ کیا ہے۔ باقی فلسطین کے حوالے سے میں یہ چاہتا ہوں کہ ہمارے جتنے سینیٹر بیٹھے ہیں، ہم ایک ماہ کی تنخواہ ان کو donate کر دیں۔ میں یہاں سب سے پہلے اعلان کرتا ہوں کہ میری ایک ماہ کی تنخواہ کی کٹوتی کریں۔ آپ کی سربراہی میں ایک donation fund قائم کیا جائے، اس میں ہم سب اپنا کردار ادا کریں اور کوشش کریں کہ ہم زیادہ سے زیادہ ان کی مدد کر سکیں۔

اگر ہماری سب جماعتیں چاہتی ہیں کہ پاکستان میں صحیح نظام آئے تو سب جماعتیں مل کر پاکستان کے مسائل حل کریں۔ میں ایک تجویز دیتا ہوں کہ وزیر اعظم صاحب! قدم بڑھائیں، کل جب آپ نے حلف لیا تھا تو وہ ایوان نامکمل تھا۔ وہاں ہماری مخصوص نشستیں کہاں تھیں؟ 336 کے ایوان میں 302 اراکین بیٹھے تھے۔ آپ کو خیال نہیں آیا کہ آپ کیسے حلف لینے جا رہے ہیں یہ زیادتی ہے۔ حق سچ کی بات ہے آپ آ جائیں، ان کا غصہ خان صاحب پر کم نہیں ہوتا، میں گھڑی کی بات نہیں کرتا۔ اس عمر فاروق کو تو لائیں، [***] عمر فاروق کو لائیں، جس نے خان صاحب پر FIR درج کروائی تھی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کو expunge کر دیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: کل FIA نے کہا کہ یہ کبھی پاکستان آیا ہی نہیں یہ اشتہاری ہے، اگر وہ آیا ہی نہیں تو خان صاحب پر FIR کیسے درج کی گئی؟ اس نے گھڑی کیسے خریدی؟ وہ گھڑی خواجہ آصف صاحب اور شہباز شریف کے گلے کا طوق کیوں بنا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: وہ کیوں بار بار گھڑی کو لا رہے ہیں؟ جب خیبر پختونخوا میں ایک عورت کے لیے بات ہوئی، ہمیں ایسے واقعات کے لیے نہیں جانا چاہیے لیکن سب دوستوں کو یاد دہانی کرواؤں، آپ یقین کریں وہ عورت جوتا ایسے اپنے ہاتھ میں لے کر کھڑی ہے، جب MPAs, sign کر رہے ہیں وہ ان کے نیچے سے گزر رہے ہیں، یہ کوئی اخلاقیات ہیں؟ یہ تمیز ہے؟ ہمارے نامزد وزیر اعلیٰ، علی امین گنڈا پور کے سامنے وہ جوتا لے کر کھڑی ہے، آپ videos دیکھیں، یہ کوئی بات ہوئی؟

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ ابڑو صاحب، بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر مشتاق احمد۔

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ جناب چیئرمین!

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابڑو صاحب مہربانی کرلیں، اگر آپ نے تقریر کرنی ہے تو کل آپ کو وقت دے دوں گا۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابڑو صاحب کا مائیک کھولیں وہ فلسطین پر بات کریں گے۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب والا! میں آپ سے عرض کرتا ہوں آج ایک delegation بنائیں، کم از کم جو ایوان میں سینیٹرز بیٹھے ہیں، ہم آپ کو لبیک کہتے ہیں کل فلسطین چلتے ہیں۔ جو بھی ہمارے بس میں ہوا، ہم ان کی اخلاقی مدد کریں گے، یہ زبانی نہیں ہے میرے پاس جو بھی ہوگا آپ کے سامنے رکھوں گا، میں سب دوستوں سے عرض کرتا ہوں وہاں پر چلیں، Upper House of Pakistan سے message جائے کہ وہ ان کے ساتھ کھڑا ہے، یہ کوئی معمولی message نہیں ہے۔ سینیٹر کامل علی آغا صاحب اور سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے بڑی تجاویز دیں کم از کم ہم ان کا بائیکاٹ تو کریں۔ یورپ اور دوسرے ممالک جن کو ہم سمجھتے ہیں کہ اس میں ان کا ہاتھ شامل ہے، ہم ان کی چیزوں کا بائیکاٹ تو کریں، ہم وہاں سے تو start کر سکتے ہیں۔ سینیٹ کی مدت میں پانچ سے چھ دن بچ گئے ہیں اس کے لیے جلدی delegation بنائیں۔ گیارہ تاریخ کو ہمارے آدھے Senators retire ہو جائیں گے، میرے خیال سے کل کا اجلاس بھی نہیں ہونا چاہیے، ہمیں آج کی جو بھی flight ملے چلتے ہیں، ہم سے جو کچھ بھی ہوسکے گا ان کو دیں گے۔ کشمیر کی ویسے ہی باتیں ہوتی ہیں، کشمیر تو بہت نزدیک ہے، چلیں border پر لڑتے ہیں، یہاں پر بیٹھ کر کونسی باتیں کریں گے؟ یہ باتیں بہت ہوچکی ہیں، کشمیر یا فلسطین کی بات ہو عملی بات ہونی چاہیے، ہمیں border پر جاکر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر لڑنا چاہیے، اگر یہاں پر زبانی کلامی باتیں ہی کرنی ہیں تو اس کے لیے صرف شہباز شریف ہی [***]

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، سینیٹر مشتاق احمد صاحب۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: Expunge[1] کردیں، جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

---

[1] *[Words expunged as ordered by Mr. Deputy Chairman]*

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابڑو صاحب مہربانی کرکے تشریف رکھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: ابڑو صاحب بعد میں بات کریں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: مشتاق صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: ابڑو صاحب گزارش ہے، مہربانی۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ہم اس resolution سے اتفاق کرتے ہیں اور بائیکاٹ سے بھی میں اتفاق کرتا ہوں خصوصاً وہ products کی companies جو اسرائیل کو اس genocide میں support کر رہی ہیں۔ جناب چیئرمین! میں دو منٹ میں، bullet points پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ آخری تقریر ہے اس کے بعد میں resolution put کردوں گا۔

(مداخلت)

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! آپ ایوان کو Order میں لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگر آپ کہیں تو میں سب کو دو دو منٹ کا وقت دے دوں گا، مشتاق صاحب جاری رکھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! آپ ایوان کو Order کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی وہ کرلیا ہے، مشتاق صاحب آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: فلسطین میں جو گزشتہ 150 دنوں سے جاری ہے، یہ televise genocide ہے، یہ فلسطینیوں کا holocaust ہے اور اسرائیلی وہ درندے ہیں، بدترین دہشت گرد ہیں اور بدترین انسانی دشمن ہیں، American regime اسے support کر رہا ہے، تین بار قرارداد ہو چکی ہے، European Union اسے support کر رہا ہے اور اس کو

diplomatic and political coverدیا ہے یہ سب اس genocideمیں شریک ہیں۔ جناب چیئرمین! خوراک کے لیے جو بچے جمع ہوئے تھے، آپ نے وہ videosدیکھی ہوں گی، ماؤں نے اپنے چھوٹے بچوں کے گوشت اور ہڈیوں کے ٹکڑے اٹھائے ہیں، ہم کس طرح جواب دیں گے؟ مجھ سے تو دیکھا ہی نہیں جاتا۔ جناب چیئرمین! خاندان ماں باپ اور بچوں کے ساتھ صبح زندہ ہوتا ہے، شام میں سب تابوت اور کفن میں ہوتے ہیں، انسانیت قتل ہو رہی ہے ہم دیکھ رہے ہیں۔ یہ جو امریکی فوجی نے خودسوزی کی ہے یہ مسلم امہ کے منہ پر، مسلم امہ کے حکمرانوں پر، مسلم امہ کے جرنیلوں پر طمانچہ ہے۔ پاکستان کی 80 لاکھ regular army ہے، ٹینک، توپ، میزائل اور ایٹم بم ہیں یہ کس لیے ہیں؟ رسول اللہ کی امت کو نہیں بچا سکتے؟ کیا 80 لاکھ فوج اور اسلحہ نمائش کے لیے ہے؟ جناب چیئرمین! مصر میں دریائے نیل ہے لیکن فلسطینی پیاسے ہیں، عرب ملکوں میں تیل ہے لیکن فلسطینیوں کی ہسپتالوں میں ایندھن نہ ہونے کی وجہ سے مریض تڑپ تڑپ کر جان دے رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! عربوں کو شرم کرنی چاہیے، ان پر لعنت ہے، میں تین مطالبات کرکے بات کو ختم کروں گا۔ ایک جو میں نے پہلے بھی کہا تھا، میں زخمیوں کو اٹھانا چاہتا ہوں، میری پارٹی زخمیوں کو اٹھانا چاہتی ہے، اس وقت بھی الخدمت فاؤنڈیشن کے سیکرٹری جنرل قاہرہ میں بیٹھے ہوئے ہیں، میں خود غزہ بارڈر تک گیا ہوں۔ جو کچھ بھی میڈیا میں آرہا ہے، صورتحال اس سے بھی بدتر ہے، ہمیں diplomatic facilitation دو، ہمیں state coverدو، ہم ان بچوں کو نکالنا چاہتے ہیں، میں پھر کہتا ہوں ابھی موجودہ حکومت میں وزیراعظم صاحب نے حلف اٹھایا ہے، ان کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہوں، جھولی پھیلاتا ہوں، خود کچھ نہیں کر سکتے شہباز صاحب ہمیں facilitationدو، ہم اپنے خرچ پر لوگوں کو اٹھائیں گے اور اپنے خرچ پر ان کا علاج کریں گے۔ دوسرا، American سفارت خانے کے سامنے اور European Unionکے سفارت خانے کے سامنے چیئرمین سینیٹ کی قیادت میں تمام پارٹیوں کے سینیٹرز ساتھ کل مظاہرہ رکھیں، ہم اپنے آپ سے شروع کریں نا۔ ابڑو صاحب کہتے ہیں جہاد کرو، جہاد تو یہ ہے، آؤ چلیں امریکی سفارت خانے کے سامنے تمام سینیٹرز بیٹھیں، European Union Commissionکے سامنے تمام سیاسی جماعتوں کے سینیٹرز بیٹھیں تاکہ ہم اپنا احتجاج ریکارڈ کرواسکیں۔ آپ یہاں امریکی سفارتخانے کے قریب نہیں جاسکتے اور کہتے ہیں کہ غزہ بارڈر پر جاکر احتجاج کرو، پہلے تو آپ امریکی سفارتخانے کی طرف جائیں کیونکہ یہ قتل

عام امریکہ اور یورپی یونین کی سر براہی میں کیا جا رہا ہے۔آپ ایک قرار داد مذمت امریکہ کے خلاف لے آئیں ، ابھی اس ایوان میں لائیں۔ میں امریکہ کی مذمت کرتا ہوں ، میں یورپی یونین کی مذمت کرتا ہوں، میں فلسطینیوں کے قتل عام میں اسرائیل کی سرفہرستی پر امریکہ اور یورپی یونین پر لعنت بھیجتا ہوں، اُن کے regimes کے اوپر لعنت بھیجتا ہوں ۔ اُن کے عوام بیدار ہیں، اُن کی regimes اور اُن کی ریاستیں ایسا کروار رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئر مین! دوسری بات، پہلے تمام سیاسی جماعتیں جائیں چیئر مین سینیٹ کی قیادت میں جائیں اور یورپی یونین اور امریکی سفارت خانوں کے سامنے جا کر بیٹھ جائیں۔ دوسرا، مجھے بتائیں کن کن سیاسی جماعتوں نے احتجاجی جلسے کیے ہیں،اگر آپ کا لیڈر جیل میں ہوتا ہے،آپ کا کارکن جیل میں ہوتا ہے تو آپ جلسے کرتے ہیں، کیا فلسطین کے بچے آپ کے بچے نہیں ہیں؟ مجھے بتایا جائے کس پارٹی کے لیڈر نے فلسطین کے لیے احتجاجی کال دی ہے اور لوگوں کو نکالا ہے، کیا یہ صرف مذہبی جماعتوں کا مسئلہ ہے؟ یہ ایک انسانیت کا مسئلہ ہے ، ہم باتیں کرتے ہیں اور امریکہ کے ڈر سے فلسطینیوں کے لیے جلسہ ، جلوس، احتجاج ، ہڑتال کی کال نہیں دے سکتے اور ہم جہاد کی بات کر رہے ہیں۔ تمام سیاسی جماعتیں رمضان سے پہلے پہلے اپنی پارٹی کے banners تلے فلسطین کے لیے عوام کو نکالیں، اسرائیل کے خلاف اپنا احتجاج ریکارڈ کروائیں۔

میں پاکستان کے علما کرام سے کہتا ہوں کہ تمام سیاسی جماعتیں اور علما امریکی سفارتخانوں کے طرف نکلیں ، یورپی یونین کے سفارتخانوں کے طرف نکلیں، پاکستان کی تمام سیاسی جماعتیں اور تمام علما اور تمام عوام دھرنا دیں، امریکی سفارتخانے یورپی یونین کے سفارتخانے پر کیونکہ رمضان آرہا ہے تاکہ ہم اپنے بچوں کے قتل عام کو روک سکیں،اُن کا خون بہانا روک سکیں۔

میں آخر میں کہوں گا، میری درخواست ہوگی کہ پاکستان، ترکی اور ملیشیاء ان تمام کی Navy بڑی نیوی ہے اور ایک flotilla ترتیب دیں، ان میں تینوں Navy شامل ہوں اور اس کو سامان سے بھر دیں، ادویات سے، خوراک سے ضروریات زندگی سے اور تینوں Navy مشترکہ طور پر غزہ کی blockade کو توڑیں۔ تینوں ممالک کی افواج جائیں اور مشترکہ طور پر غزہ کی blockade کو توڑیں اور کم از کم، جناب ڈپٹی چیئر مین! آپ ایک ruling دیں کے PSL میں KFC کا اشتہار چل رہا، اس کو KFC نے sponsor کیا ہوا ہے، میں ایک مرتبہ پھر کہہ رہا ہوں کہ

یہ غیرت کے لیے ایک challenge ہے۔ ہم اس ایوان میں تقریریں کر رہے ہیں اور ایک KFC کے اشتہار کو PSL سے نہیں نکال سکتے۔ کیا ہم PSL کی sponsorship سے اس کو نہیں نکال سکتے تو اس کو عوام کے اوپر سے ختم کریں اور سرکاری طور پر اس کے اوپر پابندی لگا دیں جو اسرائیل کو فلسطینیوں کے اس genocide میں support کر رہے ہیں اور ایک flotilla ترتیب دیں اور قرار داد مذمت لائیں امریکہ سفارتخانے اور یورپی یونین کے سامنے تمام سینیٹرز بھی بیٹھیں، علما بھی بیٹھیں اور سیاسی جماعتوں کے لیڈران بھی بیٹھیں اور عوام بھی اُس وقت نہ جائیں جب تک امریکہ اور یورپی یونین کو مجبور نہ کریں کہ وہ فلسطینیوں کے قتل عام کو روکیں اور اس میں شراکت دار مت بنیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آپ کا بہت شکریہ۔ I now put the resolution before the House. بات تو ہو گی ہے اور میرے خیال میں کافی بات اس پر ہو چکی ہے۔ جی سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب پلیز۔

Senator Naseebullah Bazai

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: جناب، آپ کا بہت شکریہ، مہربانی۔ میں تو صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ نے کہا کہ آپ کے پاس صرف دو منٹ کا time ہے۔ جناب! OIC میں 56 مسلم ممالک شامل ہیں، یہ کیا جھک مارنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں 25-20 ایسے ممالک ہیں جو کہ عرب ممالک ہیں اور عرب ممالک کے درمیان ہی اسرائیل واقع ہے اور اس کے درمیان ہی فلسطین ہے۔ یہ تمام عرب ممالک فلسطین کو کیوں کوئی چیز نہیں پہنچا سکتے نہ یہ ممالک پانی پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی ادویات پہنچا سکتے ہیں اس کے علاوہ دیگر مدد بھی نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ میں سب سے پہلے عرب ممالک میں سے سعودی عرب کو اس کا قصور وار سمجھتا ہوں اور پھر ان ممالک کو جو ان کے آس پاس واقع ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ تمام ممالک کیا کر رہے ہیں اور چند لاکھ کا ملک جو کہ ان کے درمیان موجود ہے تو اس کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں۔

جناب! بعد میں ہم دیگر مسلم ممالک کی باری آتی ہے، عرب اس لیے ایسا نہیں کر رہے کہ اُن کے اربوں، کھربوں ڈالر یورپ اور امریکہ میں پڑے ہوئے ہیں، اُن کو اس کا خطرہ ہے، ان کی وجہ سے کچھ نہیں کر پا رہے۔ میں آپ کو ایسی ایسی ویڈیوز دکھا سکتا ہوں، خدا کی قسم میں ایک ویڈیو دیکھ رہا

تھا کہ ایک کمرے میں ، ان اسرائیلیوں نے باندھ کر چاقوں سے جیسے کہ کوئی بچے سے مذاق کر رہا ہو، اُن کے ہاتھ اوپر کرکے بچوں پر چاقو اور خنجر مار رہے ہیں اور یہ کون سا طریقہ ہے اور کون سی انسانیت ہے؟

امریکہ کیا کہتا ہے، جو بائیڈن کہتا ہے کہ ان شاء اللہ ہم رمضان سے پہلے جنگ بندی کروا دیں گے۔ آپ کے پاس کون سا ایسا الہ دین کا چراغ ہے ، آپ کیا کر رہے ہو؟ ہم مسلمانوں کو صرف اس بات پر خوش کروا رہے ہو کہ آپ رمضان سے پہلے کوشش کرکے جنگ بندی کروا دیں گے۔ فلسطین کی مائیں بول رہی ہیں ان میں صرف دس ہزار بچے شہید ہوئے ہیں اور دیگر چالیس ہزار لوگ شہید ہو چکے ہیں۔ میں آپ کو تیس ہزار بچوں کا کہتا ہوں کہ جتنی buildings گر رہی ہیں تو اُس حساب سے تو تیس ہزار سے بھی زیادہ کی تعداد تو صرف بچوں کی ہو گی۔

جناب عالی! تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شہید ہوئے ہیں۔ مگر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بس کریں اور ہمیں بہت زیادہ چپ نہیں رہنا چاہیے۔ علاوہ ازیں میں کہنا چاہوں گا کہ حالیہ گوادر میں جو سیلاب آیا ہے اس کا بھی کوئی ذکر کریں، اتنا بڑا سیلاب گوادر میں آیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب، آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ سینیٹر سیمی ایزدی صاحبہ پلیز۔

Senator Seemee Ezdi

سینیٹر سیمی ایزدی: جناب، آپ کا شکریہ۔ Resolution جمع کروانے میں میرا بھی تھوڑا سا ہاتھ تھا۔ ہم نے یہ دیکھا ہے کہ 150 دن گزر چکے ہیں اور ابھی تک کوئی شنوائی ، فلسطینی بہن بھائیوں کی نہیں ہو رہی ہے۔ غزہ میں جو ظلم ہو رہا ہے وہ تمام کے سامنے ہے ہوتا کیا ہے، بچوں کو بلاتے ہیں کہ آؤ پانی لے لو یا پھر انہیں کہا جاتا ہے کہ کھانا آیا ہے ، آؤ کھانا لے جاؤ اور اُس وقت جب تمام بچے اکھٹے ہوتے ہیں تو اُن پر بمباری کر دی جاتی ہے اور اُن تمام کو مار دیا جاتا ہے۔ یہ کس طرح کا ظلم ہے، ہم حیران ہیں کہ ہم جیسے ممالک ، نہ صرف ہم بلکہ عرب ممالک بھی جتنا انہیں یہ معاملہ اٹھانا چاہیے وہ ممالک اور اُن کی حکومتیں اس کا اتنا نہیں اٹھا رہی اور نہ ہی اس پر بات کر رہے ہیں۔

ہم بہت پریشان ہیں، ہم کیا کریں اور ہم جو اپنے طور پر کر سکتے ہیں وہ یہ کر سکتے ہیں کہ ہم اس کے products کا boycott کریں اور اس پر مکمل طور پر ban لگائیں۔ ہم اپنے ملک میں

ان کی تمام products کو سختی سے بند کریں اور تمام لوگوں کو منع کیا جائے کہ ان کی products کا boycott کیا جائے۔ اگر لوگ نہیں جائیں گے تو پھر یہ خود ہی بند ہو جائیں گے۔ ہم جاتے ہیں، اپنے بچوں کو دیتے ہیں اور خود بھی کھاتے ہیں اسی لیے ان کے تمام outlets چلتے ہیں اگر ہم نہیں جائیں گے تو آگے نہیں چل سکتے۔ میں ایک اور بات بھی کرنا چاہوں گی کہ ہم یہاں پر بیٹھ کر کیا کر رہے ہیں؟ ہم اس ایوان میں بیٹھ کر یہاں کوئی قرار داد پیش کرتے ہیں اور اُس کے بعد گھر چلے جاتے ہیں اور اُس کے بعد اس پر کوئی بات نہیں کی جاتی۔

جیسا کہ ابڑو صاحب اور سینیٹر مشتاق احمد صاحب نے بھی ٹھیک کہا ہے کہ ہم اپنا ایک delegation لے کر جائیں، ہم جانے کو تیار ہیں ہماری ایک مہینے کی تنخواہیں لے لیں، ہم اپنی تنخواہیں دینے کو تیار ہیں کچھ action تو لیں، صرف resolution پاس کرنے سے کچھ نہیں ہوتا؟ اس کے علاوہ ہم نے دیکھا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر صاحبہ، دو منٹ گزر چکے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ میں آپ کو دو منٹ سے مزید کا وقت نہیں دوں گا۔ کافی discussion ہو چکی ہے۔

سینیٹر سیمی ایزدی: ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ ہمارے اپنے ملک میں ایک press conference میری نظر سے گزری، ایک خاتون تھی اور وہ اپنی فیملی کو لے کر گزری تو وہ فیملی کون تھی، آپ کو پتا ہے یہ جو پکڑا گیا ہے لیاقت علی چٹھہ صاحب اور انہوں نے الیکشن کے بارے میں، rigging کے بارے میں انکشافات کیے تھے کہ وہ اس بات پر شرمندہ تھے۔ چٹھہ صاحب کے پی اے کی بیگم تھی اور وہ اپنی پوری فیملی کے ساتھ اُس پارک میں بیٹھی ہوئی تھی اور کہہ رہی تھی کہ ہمارا کیا قصور ہے، آپ نے ہمارے گھر میں داخل ہو کر کیوں چھاپہ مارا ہے؟ اُن کی عزت پامال کی گئی ہے، اُن کی چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا گیا ہے اور اُن کو اور اُن کے بچوں کو گھسیٹ گھسیٹ کر بستروں سے نکالا گیا ہے۔ اُن کے بوڑھے بوڑھے ماں باپ کو اٹھا کر لے جایا جا رہا تھا تو اُنہوں نے التجاء کی اور شور مچایا کیونکہ اُن کے دماغی توازن ٹھیک نہیں تھے۔ جی میں آپ کا ایک منٹ مزید لوں گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سینیٹر دنیش کمار صاحب پلیز۔ آپ بس کریں سینیٹر صاحبہ، تین منٹ بہت ہیں۔ کافی ہو گیا۔ میں نے آپ تمام ممبران کو time دیا ہے۔ اچھا ٹھیک ہے ان کا مائیک کھولیں۔

سینیٹر سیمی ایزدی: میں آپ کو صرف یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ یہ ہمارا حق ہے اور ہمارے constitution نے ہمیں حق دیا ہے Article 14 کہتا ہے کہ

Article 14. Inviolability of dignity of man, etc. (1) the dignity of man and, subject to law, the privacy of home, shall be inviolable.

اور اس میں منع کیا گیا ہے۔

(2) No person shall be subjected to torture for the purpose of extracting evidence.

اُن کو evidence جمع کرنی تھی تو ایسا کر رہے ہیں اور اُن کی فیملی پر ظلم کر رہے ہیں۔ اس میں مزید دیکھیں Article 4 کہتا ہے کہ

4. Right of individuals to be dealt with in accordance with the law, etc.

(1) To enjoy the protection of law and to be treated in accordance with law is the inalienable right of every citizen, wherever he may be, and of every other person for the time being within Pakistan.

پاکستان میں ہوتے ہوئے ہم پر یہ ہو رہا ہے۔ ہم اب دوسرے ملکوں کے لوگوں کو کہتے ہیں، ہمارے rights کہاں ہیں۔ یہ ہمارے civil rights ہیں، یہ ہمارے human rights ہیں۔ آپ یہ نہ بھولیں کہ آج آپ یہ کر رہے ہیں، کل آپ پر بھی یہ برا وقت آسکتا ہے۔ آپ کو یاد ہے کہ یہ DC میمن صاحب نے یہی کچھ کیا تھا۔ شاندانہ گلزار اور شہریار آفریدی کو اسی طرح MPO-3 کے تحت پکڑا تھا۔ وہ بالکل غلط تھا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: بہت شکریہ سینیٹر صاحبہ۔ سینیٹر دنیش کمار صاحب۔ بہت شکریہ سینیٹر صاحبہ۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی، نصیب اللہ بازئی صاحب کا mic کھولیں۔

Senator Naseebullah Bazai

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: تمام موجود ہونگے۔ ہم باہر جا کر فلسطین کے لئے ایک مظاہرہ کریں گے۔ باہر گیٹ پر جا کر، تمام متحد ہو کر، اس دن تمام سینیٹرز بھی حاضر ہونگے۔ ان شاء اللہ۔ کل نہیں بلکہ پرسوں، ساڑھے بارہ بجے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ جی سینیٹر دنیش کمار صاحب۔

Senator Danesh Kumar

سینیٹر دنیش کمار: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ یہاں پر آج فلسطین کے حوالے سے جو قرار دادیں آئی ہیں بہت اچھی بات ہے کہ فلسطین کی مظلوم عوام کے لئے پاکستان کے ایوان بالا سے یک جہتی کا ایک پیغام جانا چاہیئے۔ مگر مجھے انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ اس قرارداد پر کم از کم ہم سب متفق ہوتے مگر آج بھی ہم، خواہ گورنمنٹ بنچوں سے ہوں یا اپوزیشن بنچوں سے، انہوں نے اپنی سیاست کو درمیان میں لائے ہیں۔ ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچ رہے ہیں۔ آج یہ ہونا چاہیئے تھا کہ تمام چیزیں بھلا کر صرف فلسطین کے حوالے سے باتیں کرتے مگر افسوس کی بات ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے مسلمان بھائیو! پہلے آپس میں تو متحد ہو جاؤ پھر جا کر فلسطین کی بات کرنا۔ آپ لوگ تو ادھر ہی ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچ رہے ہیں، ایک دوسرے پر الزامات لگا رہے ہیں۔ وہ اس پر الزامات لگا رہا ہے، یہ اس پر الزامات لگا رہا ہے۔ کسی بات پر تو متفق ہو جائیں۔

جناب اعلیٰ! آج پانچواں مہینہ ہے اسرائیل کی بربریت کا۔ وہاں اکتیس ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں معصوم بچے بھی ہیں۔ وہ خوراک کے لئے تڑپ رہے ہیں، وہ پانی کے لئے تڑپ رہے ہیں اور ہم یہاں صرف قرار دادوں پر قرار دادیں لا رہے ہیں اور عملی طور پر کوئی کام نہیں کر رہے۔

جناب چیئرمین! مشتاق صاحب، آج میں بیٹھا تھا اور میں بھی کبھی کبھار قرآن شریف کا مطالعہ کرتا ہوں۔ تو آج اچانک ایک آیت میرے سامنے آئی۔ میں آپ کی اجازت سے یہ چاہتا ہوں کہ میں اس کا اردو ترجمہ سنا دوں۔ جناب اعلیٰ! سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 75 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اے مسلمانو! تمہارے پاس کیا جواز ہے کہ اللہ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو۔ جو یہ دعا کر رہے ہیں کہ ہمارے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے

باشندے ظلم توڑ رہے ہیں اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کر دیں اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مددگار کھڑا کر دیں۔

جناب! غیر مسلم ہونے کے باوجود بھی میں نے جب یہ آیت پڑھی تو مجھے شرم محسوس ہو رہی ہے کہ ہم یہاں air-conditioned اور گرم ماحول میں صرف قراردادیں پیش کر رہے ہیں اور کوئی عملی کام نہیں کر رہے۔ یہ آیات ہیں اور مجھے کسی عالم نے کہا کہ اسلام میں ہے کہ کہیں کوئی ظلم ہو رہا ہے تو اس ظلم کے خلاف آپ لڑو۔ اگر آپ لڑ نہیں سکتے ہو تو اس کے خلاف بولو۔ اگر آپ بول نہیں سکتے ہو تو اس کے خلاف دل میں مذمت کرو۔ آپ مجھے بتائیں کہ کہاں پر ہیں وہ چیزیں۔ جناب وہاں پر مسلمان شہید نہیں ہو رہے ہیں بلکہ وہاں انسانیت کا قتل ہو رہا ہے۔ وہاں انسانیت شرما رہی ہے۔ ہمیں تو آپ لوگ کافر کہتے ہیں، لیکن ہم سے تو وہ کافر ممالک کے لوگ اچھے ہیں جہاں روزانہ فلسطین کی حمایت میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔

جناب اعلیٰ! ہمیں موقع دیں، مجھے موقع دیں، میں پاکستان کی ایک کروڑ اقلیتی عوام کی طرف سے اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ کھڑا ہوں اور ہمیں فخر ہے، مجھے فخر ہے، میرے خاندان کو فخر ہے کہ ہم نے ظلم کے خلاف اہل بیت کی بھی مدد کی تھی اور اہل بیت ہمارے ہاں پاکستان میں مہمان تھے۔ جب ان پر ظلم ہوا تو ان کے ساتھ ہم مل کر لڑے۔ تو ہم اپنے فلسطینی بھائیوں کے لئے بھی کھڑے ہیں اور اسی روایت کو برقرار رکھیں گے۔

یہاں پر آپ آئیں تو سب سے پہلے ہم کوشش کریں کہ وہاں پر جنگ بندی ہو۔ یہ جو معصوموں کا قتل عام ہو رہا ہے وہ رکے، اس کے لئے عملی اقدامات اٹھائیں۔ آپ مجھے کہیں، وفد بنائیں، ہم دنیا میں جائیں گے اور دنیا کو بتائیں گے کہ خدارا وہاں پر سب سے پہلا کام جنگ بندی کروا دیں۔ میری دوسری تجویز ہے کہ فلسطین کی عوام کو پاکستان کی عوام کی طرف سے چار جہاز تو گئے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اس ایوان بالا کی طرف سے بھی ایک امدادی جہاز جانا چاہئے چاہے وہ بیس کروڑ روپے کا ہی کیوں نہ ہو۔ سب سے پہلے دنیش کمار اعلان کرتا ہے کہ آپ اس کے لئے فنڈ قائم کریں، اس ایوان سے بیس کروڑ کے فنڈ کے لئے سب سے پہلے میں ایک کروڑ روپے دینے کا اعلان کرتا ہوں۔ میں آپ کے فنڈ میں پیسے دیتا ہوں۔ آپ شرم حیا کریں اور آئیں اور فنڈ کا اعلان کریں۔ دنیش نے اگر ایک کروڑ روپیہ نہ دیا تو مجھ پر ہزار بار لعنت ہو۔ آپ بیس کروڑ روپے کے فنڈ کا اعلان کریں، ہم

ادھر سے جائیں گے اور اپنے فلسطینی بھائیوں کو امداد پہنچائیں گے، ان کو ادویات پہنچائیں گے، ان کو پانی راشن پہنچائیں گے۔ آپ اعلان تو کریں۔ اگر میں نے نہیں دیا تو مجھ پر لعنت ہو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جی بہت شکریہ۔ جی سینیٹر سید وقار مہدی صاحب۔

Senator Syed Waqar Mehdi

سینیٹر سید وقار مہدی: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ آج یہ غزہ اور فلسطین کے حوالے سے جو resolution آئی ہے اس پر بحث ہو رہی ہے۔ یہ بہت important issue ہے اور پچھلے پانچ ماہ سے ہم اس سینیٹ میں اس طرح کے resolution اور اس طرح کی آنے والے دیگر قراردادوں پر بات کرتے رہے ہیں۔ لیکن دیکھا یہ گیا ہے کہ ان قراردادوں سے کچھ نہیں ہو رہا۔ ہم اپنے جذبات کی تھوڑی سی عکاسی ضرور کرتے ہیں لیکن practically دیکھنا ہے کہ اب تک جو تیس ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں معصوم بچے اور نومولود بچے جو شہید ہو چکے ہیں، ان کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں۔ آج غزہ اور فلسطین کا border seize ہے اور ادھر امدادی سامان نہیں جا سکتا۔ OIC ہو یا اقوام متحدہ ہو، مجھے تو وہ ایک ایسا مجبور ادارہ نظر آتا ہے جو بالکل بے بس ہو۔ اقوام متحدہ میں کئی مرتبہ یہ بات اٹھائی گئی لیکن امریکہ کے veto کرنے کی وجہ سے وہاں پر تمام کاوشیں ختم ہو جاتی ہیں۔ ان کی کوئی مدد نہیں ہو پا رہی ہے۔ ہم یہاں سے آوازیں بلند کر رہے ہیں، ہماری سیاسی جماعتوں نے مظاہرے بھی لئے ہیں، آوازیں بھی بلند کی ہیں، میں اس کی support بھی کرتا ہوں اور ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

لیکن یہاں بات ہوئی کہ ان کی اشیاء کا boycott کیا جائے۔ بالکل boycott کیا جائے لیکن سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہمارے ہاتھ میں جو iPhone ہے، وہ کہاں کا ہے۔ کیا ہم نے اس کا boycott کیا ہے؟ وہ telephone کہاں کا ہے؟ کھانے پینے کی اشیاء کی تو بات ہو رہی ہے لیکن ہم امریکہ اور برطانیہ کے visa کے لئے تو لائن میں کھڑے ہیں کہ ہمیں multiple visa مل جائے۔ ہم انہی ممالک کا رخ کرتے ہیں جو کہ اسرائیل کی support کر رہے ہیں۔

ہمیں پہلے اپنے آپ کو، اپنے کردار کو، اپنے اعمال کو، اپنے بیانات کو، اپنی باتوں کو دیکھنا پڑے گا کہ ہماری اپنی باتوں میں تضاد کہاں ہے۔ ہم جو بات کر رہے ہیں کیا ہم خود بھی اس پر عمل کر

رہے ہیں۔ ہماری یہی چیزیں فلسطینیوں کو نشانہ بنارہی ہیں۔ ہمارے تضادات اور ہماری منافقت یہ نشانہ بنارہی ہیں۔جب تک ہم اصولوں پر کھڑے نہیں ہوں گے، کوئی چیز حل نہیں ہو گی۔

میں اس کے ساتھ دوسری بات یہ کرنا چاہوں گا کہ یہ ایک بہت اہم بات ہے کہ رمضان کی آمد آمد ہے لیکن Utility Stores Corporation پر جو چینی ہے وہ ایک سو پچپن روپے کی فروخت کی جارہی ہے جبکہ مارکیٹ میں وہ ایک سو سینتالیس، ایک سو اڑتالیس روپے میں دستیاب ہے۔ اس کا نوٹس لینا چاہیے کہ Utility Stores میں تو چیزیں سستی ملنی چاہیے، چونکہ یہ subsidised ہوتی ہیں لیکن آج وہ چینی ایک سو پچپن روپے میں فروخت ہو رہی ہے۔ یہ بات میڈیا میں بھی report ہوئی ہے۔اس کا نوٹس لیا جائے اور government سے پوچھا جائے، بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئر مین: جی بہت شکریہ۔ میں یہ resolution لے لیتا ہوں۔

I now put the resolution before the House.

(The resolution was adopted)

Mr. Deputy Chairman: The resolution is passed unanimously.

اس resolution کی کاپی foreign office کو بھیج دیں۔ جی بازئی صاحب! آپ motion move کریں پلیز۔

سینیٹر نصیب اللہ بازئی: شروع کروں۔

جناب ڈپٹی چیئر مین: سینیٹر نصیب اللہ بازئی صاحب! آپ motion move کریں۔

<u>Consideration and passage of [The National Excellence Institute Bill, 2024]</u>

Senator Naseebullah Bazai: I move that the Bill to provide for the Establishment of National Excellence Institute, [The National Excellence Institute Bill, 2024] be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Chairman: Is it opposed?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted. Second reading of the Bill, Clauses 2 to 43, We may now take up Second reading of the Bill, Clause by consideration of the Bill. Clauses 2 to 43, there is no amendment in Clauses 2 to 43. So, I put these Clauses before the House as one question, the question is that Clauses 2 to 43 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clauses 2 to 43 stand part of the Bill. Clause 1 the Preamble and the Title of the Bill. We may now take up Clause 1 the Preamble and Title of the Bill. The question is that Clause 1 the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: Clause 1 the Preamble and the Title stand part of the Bill. Yes, Senator Naseebullah Bazai, please move.

Senator Naseebullah Bazai: I move that the Bill to provide for the Establishment of National Excellence Institute, [The National Excellence Institute Bill, 2024] be passed.

Mr. Deputy Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the Establishment of National Excellence Institute, [The National Excellence Institute Bill, 2024] be passed.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed unanimously. Order No. 34 in the name of Senator Mushtaq Ahmed Sahib.

جناب وزیر صاحب نہیں آئے اور یہ 218 کا motion ہے، اس پر بات نہیں ہو سکتی، ہم اس کو defer کر دیتے ہیں۔ کل اجلاس نہیں ہے جب تک وزیر صاحب نہیں ہوں گے تو اس پر بات

نہیں ہو سکتی۔ Order No.35 in the name of Senator Sania Nishtar Sahiba, آپ کا بھی 218 کا motion ہے اور جناب وزیر صاحب نہیں ہیں تو اس کو بھی defer کر دیتے ہیں۔ Order No.36 in the name of Senator Mushtaq Ahmed Sahib. آپ کا بھی 218 کا motion ہے تو میں اس کو بھی defer کر دیتا ہوں۔ جی، سینیٹر سید علی ظفر صاحب! آپ Point of Public Importance پر بات کریں۔

<u>Point of Order raised by Senator Syed Ali Zafar regarding decision of the Election Commission of Pakistan about reserved seats of Sunni Ittehad Council for the National and Provincial Assemblies</u>

سینیٹر سید علی ظفر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب! آپ کا شکریہ۔ ابھی five minutes پہلے خبر آئی ہے اور میرے خیال میں جمہوریت کے دل پر آخری خنجر ہے۔ Election Commission of Pakistan نے کچھ دیر پہلے فیصلہ کیا ہے اور آئین کے مطابق women and minority reserved seats سنی اتحاد کونسل کو جانی تھیں، وہ سنی اتحاد کونسل کو نہیں مل سکتیں۔ ہماری ایوان بالا کی حیثیت سے ذمہ داری ہے کہ آئین کی پاسداری کریں۔ میں آئین کا Article 51 پڑھنا چاہوں گا، وہ بڑا واضح ہے اور Article 51 کہتا ہے کہ National Assembly میں general, women and minority seats ہیں۔ قومی اسمبلی کی total 336 seats بنتی ہیں یا جتنی بھی seats پر elections ہوں گے تو اس کے مطابق قومی اسمبلی آگے کارروائی کر سکتی ہے۔ قومی اسمبلی جب بن جائے تو اسی طرح Article 106 ہر صوبائی اسمبلی کا size دیتا ہے۔ ہر اسمبلی کے تین حصے ہوتے ہیں، اس میں ایک حصہ general seats کا ہے، دوسرا حصہ women seats کا ہے اور تیسرا حصہ minority seats کا ہے جب تک یہ تینوں خانے پورے نہ ہوں تو نہ قومی اسمبلی اور نہ ہی صوبائی اسمبلیاں complete ہوتی ہیں۔ ان قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلیوں کا کام کیا ہے؟ پارلیمانی جمہوریت میں ایک اہم کام ہے کہ President of Pakistan کو National Assembly elect کرنا ہوتا ہے اور Senators کو elect کرنا ہوتا ہے۔

اپنی اپنی اسمبلی کے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کو elect کرنا ہوتا ہے، وزیر اعظم اور وزراء اعلیٰ کو elect کرنا ہوتا ہے تو یہ جب تک complete نہیں ہوتے، جب تک یہ National Assembly پوری طرح completion تک نہیں پہنچتی اور صوبائی اسمبلیاں بھی completion تک نہیں پہنچتیں تو ان constitutional posts کے election نہیں کیے جا سکتے۔

جناب! مثلاً ہمارے سامنے President کا انتخاب آ رہا ہے، اسی طرح ہمارے سامنے Senate کے elections آ رہے ہیں، یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک incomplete House ہے اور قومی اسمبلی complete نہیں ہوئی تو کیا President کے election میں voting ہو سکے گی۔ اسی طرح Senators کے لیے voting ہونی ہے، اگر صوبائی اسمبلیاں مکمل نہیں ہیں تو پھر Senators کے elections نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک واضح point تھا جب ہم Election Commission of Pakistan کے پاس درخواست لے کر گئے، ہم نے سنی اتحاد کونسل کی طرف سے کہا کہ ان reserved seats کا فیصلہ کریں۔ جناب! Election Commission of Pakistan نے کیا کیا، انہوں نے یہ کہا کہ جہاں تک باقی سیاسی جماعتوں کا تعلق ہے، ان کو یہ reserved seats دے دیتے ہیں لیکن سنی اتحاد کونسل والی seats ہیں ان کو PTI backed candidates نے join کیا تھا۔ ہم ان کی seats side پر کر دیتے ہیں اور آپ کو بعد میں سنیں گے اور سننے کے بعد فیصلہ کریں گے۔

جناب! ہم نے ان سے درخواست کی، آپ وزیر اعظم اور سینیٹ کے انتخابات سے پہلے پہلے فیصلہ کر دیں تاکہ House complete ہو جائے لیکن Election Commission of Pakistan نے یہ نہیں کیا اور وزیر اعظم کا انتخاب ہو گیا جو PTI اور سنی اتحاد کونسل کے مطابق یہ election null and vide اور unconstitutional ہے کیونکہ سنی اتحاد کونسل کو reserved seats نہیں دی گئیں۔ اب Article 51 کیا کہتا ہے، Article 51-6 (d) کہتا ہے، میں اس کو پہلے پڑھتا ہوں اور اس کے بعد اس کی explanation دیتا ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ،

"For the purposes of election to the National Assembly, members to the seats reserved for women which are allocated to a province under Clause 3 shall be

elected in accordance with law through proportional representation system of political parties list of candidates on basis of total number of general seats secured by each political party from the province concerned and the National Assembly”.

آپ نے قومی اسمبلی میں جتنی بھی seats جیتی ہوں گی، اس کی proportionate reserved seats مل جائیں گی۔اس کے آگے proviso کہتا ہے کہ،

“Provided that for purpose of this paragraph the total numbers of general seats won by a political party shall include the independent returned candidate and candidate may duly join such political party within three days of the publication in the Official Gazette of the name of the returned candidates”.

ہمارا آئین کہتا ہے کہ اگر ایک political party کو آزاد امیدوار joint کرنا چاہتے ہیں تو وہ join کر سکتے ہیں، اگر وہ join کر لیں گے تو وہ اس political party کے Members سمجھے جائیں گے اور اس کے against proportionate reserved seats مل جائیں گی۔

جناب! آپ کو یاد ہو گا کہ Election Commission of Pakistan نے PTI کا symbol لے لیا تھا اور PTI کو elections میں حصہ نہیں لینے دیا تھا۔ Supreme Court of Pakistan نے ایک بالکل غیر قانونی اور غیر آئینی فیصلے کے ذریعے Election Commission of Pakistan کے فیصلے کو برقرار رکھا تھا حالانکہ وہ Article 17 کی خلاف ورزی تھی۔ بہرحال PTI elections نہیں لڑ سکی اور PTI backed candidates کو آزاد امیدوار کے طور پر election لڑنا پڑا۔ کوشش ناکام ہوئی اور یہ کوشش تھی کہ لوگ confuse ہوں گے لیکن لوگ confuse نہیں ہوئے اور انہوں نے باقاعدہ طور پر PTI کو mandate دیا۔ ہمارے مطابق 180 سے زیادہ قومی اسمبلی کے اراکین منتخب ہوئے۔ بہرحال Election Commission of Pakistan نے ان کا بھی ایسا result announce کیا تو فی الحال ہمارے Members کا 92 final figure کا تھا

جن کو notify کیا گیا۔ اب ہمارے اراکین قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں تھے، ہمارے جو PTI backed candidates تھے، انہوں نے صرف اس لیے سنی اتحاد کونسل کو join کیا تاکہ یہ reserved seats انہیں مل جائیں اور آنے والا جو وزیراعظم کا الیکشن ہے اور جو future میں President کا اور سینیٹ کا الیکشن ہے اس میں ہمارے reserve seats والے لوگوں کو بھی موقع ملے تاکہ وہ ووٹ کر سکیں۔ Election Commission of Pakistan نے Article 51(6)(d) کے مطابق جو آئین کا حصہ ہے ہمیں 23 reserve seats دینی تھیں۔ ہماری 23 seats بنتی تھیں جنہوں نے آگے جا کر الیکشن میں بھی حصہ لینا تھا لیکن الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اس قانون کے بالکل برعکس آج announce کیا کہ ہم یہ reserve seats آپ کو نہیں دے رہے ہیں۔ ان seats کے اب دو طریقے رہ جاتے تھے، ہم نے الیکشن کمیشن سے کہا کہ آپ ان کو خالی نہیں چھوڑ سکتے ہیں کیونکہ ان کے بغیر اسمبلیاں complete نہیں ہوں گی۔ آپ کو ہمیں دینا پڑے گا لیکن ابھی انہوں نے جو announce کیا ہے تو شاید انہوں نے یہ seats دوسری سیاسی جماعتوں کو دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے کیونکہ ابھی تفصیلی فیصلہ نہیں آیا لیکن اگر ہم سے ہمارا share لے کر وہ دوسری جماعتوں کو دے دی ہیں تو الیکشن کمیشن آف پاکستان نے یہ دوسری آئینی غلطی کی ہے۔

جناب چیئرمین! آئین کے Articles 218 and 219 کہتے ہیں کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ free and fair election کرائے۔ آج کے فیصلے کے بعد ظاہر ہو گیا ہے کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان اپنی اس ذمہ داری، duty and obligation کی بالکل خلاف ورزی کر رہا ہے اور آئینی violation کی ہے اس لیے ان پر Article 6 لگنا چاہیے۔ ہم آج کے دن اس ایوان سے demand کریں گے کہ پورے کا پورا الیکشن کمیشن آف پاکستان کو فی الفور resign کیا جائے اور ہم نے سینیٹ کی طرف سے یہ قرارداد تیار کی ہوئی ہے جسے ابھی ہم پیش کرتے ہیں۔ وہ ایک منٹ بھی اس عہدے پر نہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ یہ اتنا serious غیر آئینی، غیر قانونی اور جمہوریت کے خلاف فیصلہ ہے جو اب برداشت نہیں ہوگا۔

جناب چیئرمین! ہم اب یہ بھی بتا دیتے ہیں کہ اگر اس فیصلے کے بعد Presidential and Senate Elections ہوئے تو وہ ہمیں منظور نہیں ہوں گے کیونکہ جب تک اس چیز کا

حتمی فیصلہ نہیں ہو گا۔ ہم اس فیصلے کے خلاف عدالت میں جائیں گے، جب تک سپریم کورٹ آف پاکستان یہ فیصلہ نہیں کرے گا کہ یہ reserve seats کس کو جانی ہیں، جب تک یہ final decision نہیں آئے تب تک Presidential and Senate Election پاکستان میں نہیں ہو سکتے ہیں۔ ہم نے on the floor of the Senate یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم الیکشن کمیشن آف پاکستان کے اس فیصلے کو challenge کریں گے، اس کے خلاف جو بھی ہمارا قانونی راستہ ہے وہ ہم اپنائیں گے۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان آئینی طور پر اپنی کارروائی جاری نہیں رکھ سکتا ہے، ان سب کو resign کرنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ بھی demand کرتے ہیں کہ آنے والے جو Presidential and Senate Elections ہیں انہیں ملتوی کیا جائے کیونکہ آئین میں کوئی گنجائش نہیں کہ reserve seats کے بغیر یہ دونوں elections ہو جائیں اور اگر یہ elections hold ہوئے تو کل کو سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے ان reserve seats کے بارے میں جو بھی آئینی فیصلہ ہو گا اور اگر وہ ہمیں مل جاتی ہیں تو وہ سارا reverse کرنا پڑے گا۔ آپ کا بہت شکریہ جناب چیئرمین کہ آپ نے مجھے یہ وقت دیا۔

Mr. Deputy Chairman: The House stands adjourned to meet again on Wednesday, the 6th of March, 2024 at 10:30 a.m.

[The House was then adjourned to meet again on Wednesday, the 6th of March, 2024 at 10:30 a.m.]